یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۸

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عِشہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ ۔ ۔ ۔
عام خریداران سے ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ششماہی ۔
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

۲۲ شعبان ... DELHI

(۳۷۱)

امرتسر یکم ذیقعد ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم۔ نام روشن درجہاں اللہ اکبر کردہ ۔ ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
آریہ اسلام کی طرف آرہے ہیں ۔ ۔ ص۳
مرزا صاحب قادیانی کی خدمات اسلامیہ ۔ ص۴
مرزائیانہ تحریف کا جواب ۔ ۔ ۔ ص۵
اندھیر نگری اور کانا راجہ (۲) ۔ ۔ ص۶
شیعوں کے افسانے ۔ ۔ ۔ ۔ ص۷
قرآن کریم اور بارش ۔ ۔ ۔ ص۹
ایک فلسفیانہ جہال ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۱
اسلامی نماز کی اہمیت ۔ ۔ ۔ ص۱۱
فتاویٰ ص۱۲ ۔ متفرقات ۔ ۔ ص۱۳
علمی مطلع ص۱۵ ۔ اشتہارات ۔ ۔ ص۱۶

نام روشن درجہاں اللہ اکبر کردہ!

(از قلم مولوی ابومسعود خان صاحب قمر بنارسی۔ پروفیسر ہندو کالج چندوسی)

اے بنور علم عالم را منور کردہ
وے ز مصباح ہدایت قلب را بر کردہ

با نصاری قادیانی آریہ را در مصاف
زیر تیغ بحث ہر بیدین و کافر کردہ

شیر پنجاب است مشہور آ در ہندوستاں
نام روشن درجہاں اللہ اکبر کردہ

نیز پیرا تو جاری کردہ با آب و تاب
ہم بآیات کلام اللہ مطہر کردہ

سلسلہ اخبار زیبا پنج و سی سالہ رسد
اہتمام سالگرہ را زیب خاطر کردہ

دائما باشد ترقی مطبع محسود را
زانکہ از طبعات کار دین بہتر کردہ

از مئے عرفاں دلم سرشار مے دارم قمرؔ
نیز مے دانم کہ تقویٰ نذر ساغر کردہ

غازی مصطفیٰ کمال پاشا۔ غازی عصمت پاشا ...

انتخاب اخبار

مرقومہ ۱۹ دسمبر ۱۹۳۸ء

—— امرتسر شہر کے ڈسٹرکٹ ٹیکس انسپکٹر مسٹر بشیر احمد پر کسی نے قاتلانہ حملہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے انکی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

—— حاجیوں کا جہاز علوی کراچی سے ۲۸ دسمبر کو روانہ ہوگا۔

—— حکومت ہند نے روپے کی شرح تبادلہ کم کر دینے سے انکار کر دیا ہے۔

—— پنجاب پولیس کے مسٹر سی۔آئی۔ڈی نے موجودہ سال میں پنجاب کے مختلف حصوں سے ۸۸ مغوا شدہ بچے برآمد کئے۔

—— دہلی میں شومندر کا جھگڑا شروع ہوگیا ہے وہاں ستیہ آگرہ کرنے کے لئے باہر سے جتھے جا رہے ہیں۔

—— ریاست پھلیارا (ڈنگک) کے حکمران نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ ریاست کے نظم و نسق کیلئے ایک مشاورتی کمیٹی قائم کی جائیگی۔ عوام کو شخصی اور مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ بیگار کا خاتمہ کر دیا جائیگا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ترک قوم کے مشترک سرمایہ سے غازی کمال پاشا کی یاد میں سمرنا کے قریب ایک شہر آباد کیا جائیگا۔ مگر اس میں وہی لوگ آباد ہونگے جو اولاد کو وطن کے لئے وقف کر دیں۔

—— ۲۶-۲۷ دسمبر کو موضع کوٹ کیرہ ضلع امرتسر میں ڈسٹرکٹ احرار پولیٹیکل کانفرنس بصدارت چوہدری عبد العزیز بیگووالیہ منعقد ہو رہی ہے۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ توری خیل کے قبائلی ملکوں نے ایک جرگہ میں کہا کہ فقیر ایپی کی پالیسی چونکہ ناکام رہی ہے اور ہم خونریزی سے تنگ آچکے ہیں۔ لہذا ہم حلف اٹھاتے ہیں کہ آئندہ لوٹ مار، قتل و خونریزی نہ کی جائے امن کی زندگی بسر کرینگے۔

—— جنرل فرانکو کی حکومت نے سابق شاہ الفانسو کے سپین میں مکمل شہری حقوق بحال کر دیئے ہیں۔

—— پیرس۔ میڈیم سکولم کو بیس سال قید سخت کی سزا ہوئی۔ اس کے خلاف روسی جنرل ملر کے اغوا میں مدد دینے کا مقدمہ دائر تھا۔

—— ایک مشہور سائنسدان مسٹر آرتھر کاکس ہینیہ نے موت کی شعاع ایجاد کی ہے۔ جس کی زد میں آنیوالے ملک اور ہوائی جہاز تباہ ہو جائینگے۔

—— حکومت پنجاب کی طرف سے جو مجلس بے روزگاری دور کرنے کی غرض سے قائم کی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ مکمل کر لی ہے۔

—— کان پور میں حال ہی میں زنانہ کانفرنس ہوئی ہے۔ جس میں ایک تجویز منظور کی گئی ہے کہ ۴۵ سال سے زائد عمر کے مردوں سے شادی نہ کی جائے۔

یاد رکھئے

جن کی قیمت اخبار ماہ دسمبر میں ختم ہے اور ۲۹-دسمبر تک بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوگی۔ بصورت دیگر مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر میں نہ آئیگی تو ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

یاد رکھئے کہ وی پی واپس کر دینے سے دفتر کو خواہ مخواہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ خریدار صاحبان کو کوشش کرنی چاہئے کہ حتی المقدور اس نقصان کا بار دفتر پر نہ پڑے۔

(مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

—— ۱۷-دسمبر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چین کے دریائے زرد میں پھر ہولناک طغیانی آنے سے تین سو مربع میل تک پانی ہی پانی پھر رہا ہے۔ تقریباً دو ہزار چینی غرق ہوگئے ہیں۔

—— لندن ۱۷-دسمبر۔ موجودہ حکومت برطانیہ جب سے برسر اقتدار آئی ہے۔ بحری، بری اور ہوائی خرچ میں کئی گنا اضافہ کیا گیا ہے۔

—— نائب وزیر ہند نے ایک تقریر کے دوران میں کہا ہے کہ اگر جنگ ہوئی تو تمام ملک اس کی لپیٹ میں آجائینگے۔

—— آج کل روس میں تیس کروڑ اخبارات و رسائل مختلف زبانوں میں شائع ہوتے ہیں۔ جن میں صرف ۲۷ روزنامے ہی ہیں۔

—— ایک غیر مصدقہ خبر ہے کہ اگر ٹیونس کے سوال پر اٹلی اور فرانس میں جنگ چھڑ گئی تو جرمنی اٹلی کی حمایت کرے گا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ اگر جرمنی کو نوآبادیات واپس کی گئیں تو امریکہ بھی برطانیہ اور فرانس سے اپنی نوآبادیاں طلب کرے گا۔

—— حکومت فرانس نے اعلان کیا ہے کہ بحیرہ روم اور بحر اوقیانوس کو نہر کے ذریعے ملانے کی سکیم پر عنقریب غور کیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں فرانس۔ برطانیہ اور ہالینڈ کی حکومتوں کے درمیان معاہدہ ہو چکا ہے۔

—— جاپان کی طرف سے چین کو عارضی صلح کی شرائط پیش کر دی گئی ہیں۔ جن میں بعض یہ ہیں۔ (۱) چین مانچوکو اور اندرونی منگولیا جاپان کے ماتحت علاقے تسلیم کرے (۲) چین کی روئی۔ کوئلے۔ لوہے اور نمک کی کانوں پر جاپان کا برتر حق تسلیم کرے۔

مسئلہ تقلید شخصی کے متعلق جو مضمون "اہلحدیث" میں حال ہی میں مسلسل شائع ہوتا رہا ہے وہ بغرض تقسیم اشاعت فنڈ سے مفت شائع ہوگا انشاء اللہ۔ اس کی کتابت شروع ہوگئی ہے شائقین حضرات اپنی فرمائشات جلد از جلد بھیجدیں۔ علاوہ محصول ڈاک ۶ پائی فی نسخہ بغرض اشاعت فنڈ ضرور ارسال کریں تاکہ سلسلہ اشاعت آئندہ بھی جاری رہے۔

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

غریب فنڈ کی خبر لیں ماہ رمضان بلکہ شوال بھی گزر گیا ہے مگر اصحاب خیر نے غریب فنڈ کی طرف کماحقہ توجہ نہیں فرمائی۔ ادھر سائلین کی کثرت ہے اور اخبار کے اجرا میں رکاوٹ پیش آرہی ہے۔

اہل ثروت اگر صدقات خیرات ادا کرتے وقت غریب فنڈ کا بھی خیال رکھا کریں تو فنڈ کو کافی امداد مل سکتی ہے۔ امید ہے آئندہ آپ اس فنڈ کا خاص خیال رکھیں گے۔ (مینیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

یکم ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ

آریہ اسلام کی طرف آرہے ہیں

؎ وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے ٭ کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

آریوں کے گرو سوامی دیانندجی نے (بقول آریہ سماج) ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب قرآن مجید کی تردید میں لکھ کر آریوں کو اسلام سے بہت دور پھینک دیا۔ مگر قادر قدیر کی قدرت سے اب یہ جماعت اسلام کے قریب آرہی ہے۔ جس کا ثبوت مضمون ذیل سے ملتا ہے۔

ماہ نومبر سنہ رواں کے آخری ایام میں آریہ سماج وچھووالی لاہور میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں پنڈت گیان اندجی صوفی کا لیکچر ہوا۔ جسے آریہ اخباروں "پرتاپ" اور "پرکاش" وغیرہ نے بڑی عزت سے شائع کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:۔

"آج کل کے اسلام اور اس اسلام میں کسی قدر فرق معلوم ہوتا ہے جو حضرت محمد صاحب نے پھیلایا۔ حضرت محمد صاحب کے وقت کا اسلام ویدک دھرم سے ملتا جلتا ہے۱۔ جس طرح ویدک دھرم کے پنج مہا یگیہ ہیں۔ اسیطرح مسلمانوں کے پانچ فرائض ہیں اور حج ان میں سے ایک ہے۔ میں نے بچپن میں ایک مرتبہ حج کی یاترا (سفر) کی تھی۔ اس کے بعد سترہ اٹھارہ برس کی عمر میں وہاں جانا پڑا وہاں جو کچھ ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فریضہ حج کس طرح شروع ہوا۔ حج کے دنوں میں تمام حاجیوں کو ایک دھوتی نما کپڑا پہننا پڑتا ہے جو بغیر سلا ہوا ہوتا ہے۔ بقر عید سے ایک دن پہلے حج ہوتا ہے۔ حج میں جتنی رسمیں ہوتی ہیں، جب وہ پوری ہو جاتی ہیں تو حاجی لوگ وہ کپڑا بدل لیتے ہیں۔ حج کے تین دنوں کے اندر وہ کوئی سلا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتے۔ قرآن شریف کا فرمان ہے کہ جب تک یہ کپڑا تمہارے (مسلمان) کے بدن پر ہے تم پر ہنسا یعنی جیو ہتیا نہ کرنا فرض ہے اور اگر کوئی جیو ہنسا کرتا ہے تو اس کے لئے انہیں پرائشچت (کفارہ) کرنا پڑتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر عرب کی تہذیب پر ویدک دھرم کا پربھاؤ نہیں تھا تو اور کس دھرم کا تھا۲۔

مسجد الحرام | مکہ کے درمیان ایک مسجد ایک میل کے گھیرے میں بنی ہوتی ہے جس کے چاروں طرف ڈبل برآمدے ہیں۔ درمیان میں کھلا صحن ہے اور درمیان میں ایک مکعب (چوکور) کمرہ بنا ہوا ہے۔ جسے کعبہ کا نام دیا گیا ہے مسلمان بھائی بیت اللہ کا نام دیتے ہیں۔ جس وقت مسلمان نماز پڑھتے ہیں تو وہ بیت اللہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ اور جس وقت حاجی لوگ مسجد الحرام میں نماز پڑھتے ہیں تو وہ اس کعبہ کے چاروں طرف کھڑے ہو کر اور بیت اللہ کی طرف منہ کرکے

۱؎ اصل اسلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا تھا وہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ پھر آریوں کا قرآن مجید پر اعتراض کرنا گویا ویدک دھرم پر اعتراض کرنا ہے۔ مہاشے جی! ایسے معترضین کو کیا کہتے ہو؟ اور ان کے اعتراضوں کو کس نظر سے دیکھتے ہو؟ (اہلحدیث)

۲؎ ہم سے پوچھتے ہو تو ہم صاف کہیں گے کہ عرب کی تہذیب قبل اسلام (بت پرستی، قمار بازی، شراب خواری وغیرہ) ہندو دھرم سے ملتی جلتی تھی۔ ہاں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان میں سے ماں کون ہے اور بچی کون! اس لئے ہم اپنے عقیدے کے مطابق ان دونوں تہذیبوں کو غلط سمجھنے میں حق بجانب ہیں۔ آپ چونکہ محمدی اسلام کو ویدک دھرم سے موافق کہتے ہیں اس لئے آپ کو قرآن مجید پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے۔ (اہلحدیث)

[illegible] ۔ بھائی ہندؤں کو بت پرست کہتے ہیں۔ لیکن وہ خود ایک مٹی اور چونے کے بنے ہوئے کمرے کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ اور پھر اس کمرے کا طواف کرتے ہیں۔ جہاں سے طواف شروع کیا جاتا ہے وہاں سے کعبہ کی دیوار میں کچھ بلندی پر ایک الماری سی بنی ہوئی ہے جس میں ایک پتھر رکھا ہوا ہے۔ اور اس کو بوسہ دینے میں مسلمان اپنی مغفرت اور نجات سمجھتے ہیں حجر الاسود صرف سات آٹھ انچ لمبا ہے اور اسے ایک خاص انداز میں رکھا گیا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس پتھر کو اس پوزیشن میں کس نے رکھا۔ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ جب حضرت محمدؐ صاحب مکے میں داخل ہوئے تو ان کے ہمراہیوں نے بتوں اور مورتیوں کو توڑ دیا اور جب ایک سپاہی حجر الاسود کو توڑنے لگا تو حضرت محمدؐ صاحب نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ اسکے بعد بیت اللہ کو تین دفعہ بنوایا گیا۔ مگر جس جگہ حجر الاسود رکھا ہوا ہے وہ جگہ ویسی ہی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بھارت پراچین عرب نواسیوں (عربوں) نے بنائی اور یہ پتھر (حجر الاسود) ان کے ایک دیوتا کی مورتی تھی۔ عرب کے لوگ اس دیوتا کو عبادت کا الہام دینے والا سمجھتے تھے۔ جیسا کہ خثعم بن عمر کے شعروں سے معلوم ہوتا ہے۔ ان شعروں میں اربہم لفظ کو آرتی کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔"

(پرتاپ لاہور۔ ۲۸ نومبر ۱۹۳۸ء)

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی کی خدمات اسلامیہ

قادیان کی خدمات اسلامیہ جس قدر بھی ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ ان کی کوئی کتاب کوئی رسالہ کوئی اخبار کوئی اشتہار اٹھا کر دیکھو اس میں اسلام کے نام سے نبوت مرزا ہی کا ذکر ملتا ہے۔ براہین احمدیہ سے لے کر کتاب حقیقۃ الوحی تک سب کتب میں یہی ایک اصول کام کر رہا ہے۔ ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم سنتے ہیں کہ مرزا صاحب نے فلاں بادشاہ کو اسلام کی دعوت دی۔ مثلاً اخبار الفضل ۷۔ دسمبر نے جماعت احمدیہ کی شیخی بگھارتے ہوئے لکھا ہے کہ

جماعت احمدیہ کو خارج از اسلام کہا جاتا ہے جب عمل کا سوال ہوتا ہے تو تمام اہل اسلام کی نظریں اسی جماعت کی طرف اٹھتی ہیں؛

(محض خیالی پلاؤ ہے)

اس کے بعد لکھا ہے کہ

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (مرزا صاحب) نے ملکہ وکٹوریہ کو اسلام کا پیغام دیا اور اس غرض کے لئے حضور نے تحفہ قیصریہ اور ستارہ قیصریہ دو کتابیں تصنیف فرمائیں؛

بالکل غلط تحفہ قیصریہ کو تو شروع ہی اپنے نام سے کیا ہے کہ میں یسوع مسیح کے نام سے آیا ہوں جو ایسا اور ایسا تھا۔ سارا تحفہ پڑھ جائیے تو معلوم ہوگا کہ کس طرح اسلام کے نام سے اپنی ہی فضیلت بیان کی جا رہی ہے۔ جسے دیکھ کر یہ کہنا بے جا نہیں کہ جتنا اصل مال ہے محصول چونگی اس سے زیادہ لیا گیا ہے۔

ان کی طرف سے جو ہر سال سیرت محمدیہ کے جلسے کئے جاتے ہیں ان میں بھی مرزا صاحب کا محصول چونگی برابر لیا جاتا ہے۔ اس دفعہ امرتسر کے جلسہ سیرت میں جب محصول چونگی (حق مرزا) لینے لگے تو منشی عبداللہ صاحب

سلہ حاجی لوگ جو کچھ کعبہ شریف میں کرتے ہیں وہ قرآن مجید کی تعلیم کے ماتحت کرتے ہیں۔ جسے آپ ویدک دھرم کے ملتا جلتا مان چکے ہیں پھر اعتراض کیا۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ غلط ہے کہ حاجی لوگ کعبے کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ سامنے سر جھکانے کے معنی یہ ہیں کہ کعبے کو مسجود اور معبود بناتے ہیں۔ سو یہ غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کعبے کی طرف منہ کر کے خدا کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کا حکم یہی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ

یعنی لوگوں کو چاہیئے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں نہ کہ اس گھر کی؛

یہ ہے محمدی اسلام جس کو آپ ویدک دھرم کے موافق مان کر اس پر اعتراض کر رہے ہیں۔ آپ سمجھ لیں کہ یہ چوٹ کہاں پڑتی ہے۔ شیخ سعدیؒ نے بوستاں میں دو بیت لکھے ہیں۔ ہمیں خطرہ ہے کہ آپ ہی حق میں صادق نہ آئیں۔ ؎

یکے بر سر شاخ بن مے برید
خداوند بستاں نگاہ کرد و دید
بگفتا کہ ایں شخص بد مے کند
نہ با من کہ بانفس خود مے کند

(اہلحدیث)

سلہ یہ اسلامی تاریخ میں یہ واقعہ نہیں ملتا۔ رامائن یا مہابھارت میں ہو تو ہم کہہ نہیں سکتے۔ (اہلحدیث)

سلہ معلوم نہیں آریہ سماجی تعلیم یافتہ جماعت ہو کر ایسی باتیں کیوں بکتے ہیں جو سناتن دھرمی بھی نہیں بکتے اور ان کے اخبارات کے اڈیٹر ایسی تحریروں کو کیوں شائع کرتے ہیں جو نہ کسی الہامی نوشتہ میں ملتی ہیں نہ تاریخ کی کسی معتبر کتاب میں بلکہ ارجن (دس مردوں) والے راون (دہ سرو) کی طرح محض خیالی وجود رکھتی ہیں۔ انہی معنی میں یہ شاعرانہ تخیل ہے۔ ؎

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

(اہلحدیث)

رئیس قادیان۔ تازہ تحقیق۔ مرزا صاحب کے مفصل حالات۔ قیمت (۴/۳) ملنے کا پتہ۔ دفتر اہلحدیث

[illegible] صاحب [illegible] کہ یہ جلسہ سیرت [illegible] ہے۔
اس میں مرزا صاحب کا نام نہیں آنا چاہئے۔
مولوی [illegible] موصوف کو [illegible] چکرانے کی کوشش کی [illegible] صاحب صدر نے فرمایا کہ میں نے ان کو مرزا صاحب کا ذکر کرنے سے روک دیا ہے۔

اس لحاظ سے امسال امرتسر کا جلسہ سیرت قادیانیوں کے حق میں ناکام رہا جس کا ان کو افسوس بھی ہوگا۔

للدڈ اردن (وائسرائے ہند) کو جو تحفہ (بصورت کتاب) پیش کیا گیا تھا اس میں بھی مرزا صاحب کے خاندان اور ان کی جماعت کا ذکر زیادہ تھا۔ چنانچہ سینکڑوں مقامات کی (اصلی و فرضی) جماعتوں کا ذکر ظاہر کیا تھا کہ ہم تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کتاب کی تحریر سے مرزا صاحب کا اصل مقصد یہی تھا نہ کہ اسلام کی تبلیغ۔ ان کی تبلیغ اسلام تو گویا اس شعر کی مصداق ہے ؎

دل وجانم بتو مشغول و نگاہم چپ و راست
تانہ دانند رقیباں کہ تو منظور منی

مرزائیانہ تحریف کا جواب

(از ابو یحییٰ امام خاں صاحب نوشہروی)

میں مرزائے قادیان سے زیادہ واقف نہ سہی مگر موصوف کی تحریفات اتنی مشہور ہو چکی ہیں کہ ان کے لٹریچر اور ان کے مریدوں سے معمولی گفتگو کے بعد بھی ان کا یہ معجزہ تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے۔ مثلاً مرزائی حضرات سے اگر اتفاقاً آنجناب مرزا (مسیح موعود) پر گفتگو کرتے ہوئے یہ سوال کیا جائے کہ کیوں صاحب جناب عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری سے تو اسلام کا غلبہ ہونا تھا۔ مگر ہندوستان میں مسلمان اس حد تک زبوں حال ہیں کہ خود قادیان کا [illegible] سکھوں نے دن دہاڑے گرا دیا اور دارالخلافت کے بسنے والے بھی دیکھتے رہے۔ خلیفۃ المسیح [illegible] صاحب قادیانی [illegible]

(تمام نہاد) میں تلواروں کے سائے میں نماز پڑھتا ہیں۔ اور پہرہ داروں کے جھرمٹ میں چل پھر سکتے ہیں۔

اور اسی طرح حضرت عیسیٰ کے ورود مسعود سے مسلمانوں کی عسرت اس حد تک تمول سے بدل جانی تھی کہ آنحضرت مال و دولت عطا فرمائیں گے لیکن لوگ مستغنی ہونے کی وجہ سے انکار کر دیں گے۔ یعنی ویفیض المال ولا یقبلہ احد۔ مگر مرزا صاحب قادیان کی تلبیس نبوت کے ساتھ ہی دنیائے اسلام یکسر فقر و فاقہ میں مبتلا ہو گئی حتیٰ کہ ہندوستان کے ۲½ لاکھ ملکانے مسلمان صرف اپنی مالی تباہ حالی کی وجہ سے آریوں سے روپیہ لے کر مرتد ہونے پر مجبور ہوئے۔ مرزائی فرمایا کرتے ہیں کہ مسیح کی تشریف آوری سے مالی بے نیازی صرف اس پر ایمان لانے والوں کو ہو گی۔ سو ہماری جماعتیں سب کی سب مال سے بے نیاز ہیں۔ کاش یہ صحیح ہوتا۔ مختلف مقامات پر آ کر دیکھئے کہ قادیانی حضرات کن کن مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ خود جناب خلیفہ قادیان (مرزائے بشیر) اور امیر جماعت لاہور کی آئے دن کی چندہ طلبیاں ملاحظہ فرمائیے۔ کیونکہ ان دونوں خلافتوں کی بین الملی ضرورتیں پوری ہی نہیں ہوتیں۔

اور اسی طرح حضرت مرزا صاحب کے قدوم میمنت لزوم سے اسلامیوں کی تعداد میں اضافہ ہونا ضروری تھا حتیٰ کہ عیسویت کا تو خاتمہ ہی ہو جانا چاہئے تھا۔ مگر نوبت بایں جا رسید کہ حضرت مرزا مسیحیت سے لے کر اب تک دنیا جہاں میں مسیحی عنصر کی تعداد روز بہ ترقی ہے۔ حتیٰ کہ مرزا صاحب کے "دارالامان" قادیان کے نواح میں بھی یہ اضافہ (مسیحیت) جاری ہے اور خود قادیان بھی ان تثلیث پرستوں سے خالی نہیں۔

تو ——— ؟ اس قسم کے سوالات کے جواب میں مرزائی حضرات کے پاس آیۃ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق ہے جس سے استدلال یوں کیا جاتا ہے کہ جناب مرزا صاحب کے قدوم میمنت لزوم سے صرف دلائل اسلام کا غلبہ مقصود تھا۔ جیسے مرزا صاحب نے عیسویت کے خلاف فلاں اور فلاں قسم کا لٹریچر لکھ کر حاصل کر لیا ہے

لیکن یہ بھی ان کی حق میں بڑی تحریف ہے۔ حق کو ان کے حق میں [illegible] کہنا درست ہوگا جو نواب محسن الملک نے سرسید کی تفسیر [illegible] انہیں لکھا کہ

"آپ قرآن کے وہ معنی کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ کو بھی نہیں سوجھتے"

چنانچہ یہی آیت ھوالذی ارسل الخ ہے اس کا تذکرہ ایک حدیث میں نظر سے گزرا تو مرزائے قادیان کی تحریف پر بے حد تعجب ہوا کہ ان بزرگوار نے تو قرآن پاک کو بازیچۂ دہالیت بنا رکھا ہے (العیاذ باللہ!)

حدیث زیر بحث کا مفاد یہ ہے کہ حضرت الرسل جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک (دوبارہ) لات و عزیٰ کی پرستش نہ شروع ہوگی دنوں کی روشنی اور راتوں کی سیاہی اسی طرح رہے گی (یعنی جب تک زمانہ یونہی قائم رہیگا)۔ آنحضرت سے یہ ارشاد جب عائشہ صدیقہ نے سنا تو عرض کیا کہ اے رسول خدا آیت ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون نازل ہونے کے بعد تو میں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اب دین اسی طرح (توحید اسی طرح) رہیگا (مگر یہ جناب کیا فرما رہے ہیں کہ پھر لات و عزیٰ کی پوجا ہونے لگے گی) آنحضرت نے فرمایا کہ جب تک اللہ العالمین چاہے دین (توحید) کو برقرار رکھے گا لیکن آخر میں آ کر ایک خوشگوار سی ہوا چلے گی جس کے اثر سے وہ لوگ موت کی نیند سو جائیں گے۔ جن کے دلوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا مگر زندہ رہیں گے لاخیر فیہ (بدذات قسم کے لوگ) جو اپنے آباؤ اجداد کے مذہب پر لوٹ جائیں گے اھ حدیث (اصل) یوں ہے :-

اخرج مسلم عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یذھب اللیل والنھار حتی یعبد اللات والعزیٰ فقلت یا رسول اللہ ان کنت لاظن حین انزل اللہ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ان ذلک تاما قال انہ سیکون من ذلک ماشاء اللہ ثم

یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین ابائھم

بریلوی مشن

اندھیر نگری اور کانا راجہ

(۲)

گزشتہ پرچہ سے مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری نے بریلوی مشن کے عنوان سے سلسلہ مضامین شروع کیا ہے۔ جس کا نمبر دوم آج درج ذیل ہے :- (مدیر)

توہین رسول علیہ السلام کا الزام

اس غالی فرقہ کے مسیحیوں کی طرح ہم موحدین کے مقابلہ میں ہمیشہ یہ حربہ استعمال کیا ہے کہ ہم نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی دامی) کی تنقیص شان کرتے ہیں۔ اور اس کی وجوہات جس قدر بھی بیان کرتے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اوصاف باری سے کیوں متصف نہیں جانتے۔ چنانچہ بعض تو یہ کہتے ہیں کہ آیت قرآنی اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ اور حدیث انا بشر انسی کما تنسون الحدیث کا ترجمہ پنجابی یا اُردو میں مت کرو۔ کوئی کہتا ہے کہ آنحضرت غیب داں تھے۔ یہ نہ کہو کہ آپ غیب نہ جانتے تھے۔ اور آیت قرآنی لا اعلم الغیب کے ترجمہ کرنے سے ہمیں گستاخ بنا دیا جاتا ہے۔ اب یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مالک نہ کہنا اور آپ کے عوارضات بشریہ کو بیان کرنا بھی توہین کا مرادف خیال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب نے آپ کے عوارضات بشریہ کو غالی گروہ کی عبرت کے لئے بیان فرمایا اور لکھا کہ کیا ایسی ہستی کو صفات باری (مالک وغیرہ) سے متصف کیا جا سکتا ہے :-

جو تکلیف اور بھوک کے وقت پیٹ پر پتھر باندھے جس کو بخار چڑھے تو دوسروں سے دگنا چڑھے اور فرمائے کہ مجھے اجر بھی دگنا ملتا ہے۔ جو انتقال کے وقت بڑی تکلیف کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو :

اس پر مولوی بشیر صاحب کی درافشانی سنئے۔ کہتے ہیں امرتسری بڑے میاں کے الفاظ اور پھر اس کا لہجہ دیکھئے کیسا توہین آمیز ہے × × جن کے دل میں کچھ بھی عظمتِ مصطفیٰ ہے وہ ضرور اس لہجہ اور ان الفاظ کو توہین سمجھیں گے : (الفقیہ ۲۸ ۴۴)

شاباش ! احترام رسولؐ کے ذمہ دار شاباش !!

انہیں لفظوں کو توہین آمیز کہہ رہے ہو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کتب حدیث میں موجود ہیں کیوں صاحب یہ الفاظ اس لئے توہین آمیز ہیں کہ مولانا ثناء اللہ نے اردو میں لکھ دیئے ہیں۔ اگر یہی الفاظ عربی میں راویان حدیث جان نثاران رسول علیہ السلام روایت کریں تو غالباً آپ کے نزدیک بھی توہین آمیز نہ ہونگے۔ پس سنئے !

صحیح بخاری میں ہے :- علی بطنہ حجر معصوب۔

خصائص الکبریٰ میں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ سے عرض کی انك لتوعك وعکا شدیدًا فقال کذٰلك یضاعف لنا الاجر۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے

مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لبین حاقنتی وذاقنتی فلا اکرہ شدۃ الموت لاحد ابدًا بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے میری گود میں فوت ہوئے پس میں آپ کے بعد کسی کی موت کے شدید ہونے کو مکروہ نہیں جانتی

بخاری شریف سے ایک اور روایت سنئے !

حضرت انسؓ فرماتے ہیں :-

لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ واکرب اباہ فقال لها لیس علی ابیك کرب بعد الیوم (الحدیث)

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہوئے تو آپ کو غش آنے لگے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اباجی آپ کو آج سخت تکلیف ہے۔ آپ نے فرمایا فاطمہ ! آج کے بعد تیرے باپ کو تکلیف نہ ہوگی،

اور سنئے ! صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری لمحوں میں تھے پانی کے کٹورے سے ہاتھ بھگو کر منہ پر پھیرتے اور فرماتے لا الٰہ الا اللہ ان للموت سکرات۔ موت کے لئے بڑی سختیاں ہیں

کہیئے ان توہین آمیز الفاظ کے ذمہ دار کون ہوئے پس کان کھول کر سنئے۔ اگر حضرت عائشہ، ابوہریرہ عمر بن الخطاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے تھے تو ثناء اللہ کو بھی ان کا خادم خیال کیجئے۔

الفت رسول کے دعوی دارو !

سوچو تم کس کو توہین رسول کا الزام دے رہے ہو۔ کیا وہی نہیں جس نے دین محمدی پر کئے گئے ہر ایک حملہ کی سینہ سپر ہو کر مدافعت کی۔ قرآن مجید پر ایک سو ایک اعتراضات ہوئے تو محبان رسول کو حلوے مانڈے سے ایک منٹ بھی فرصت نہ تھی کہ جواب میں ایک حرف بھی تحریر کرتے۔ جواب لکھا تو اسی نے لکھا جس کو توہین کنندہ رسول کہہ رہے ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر حملے ہوں تو وہی جواب دے جس پر آج تم تاکلانے حملے کر رہے ہو۔ تعجب ہے کہ منکرین دین رسول کے حملوں کا نشانہ بنے تو وہی بنے اور تمہارے ظلم و استبداد کی مشق ہو تو اسی پر ہو۔

اور سنو ! جب لاہور کے ایک منہ پھٹ آریہ نے ایک نہایت زہریلا رسالہ رنگیلا لکھا۔ جس کا مضمون نام سے ہی ظاہر ہے۔ اس کا جواب عاشقان رسول میں سے کس نے دیا ؟ ایوان عدالت میں زلزلہ پڑ گیا مگر محبان رسول کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ جواب میں قلم اٹھائی تو اسی نے اٹھائی جس پر آج

۱؎ ترجمہ۔ میں تمہارے جیسا بشر ہوں۔
۲؎ میں بشر ہوں اور بھول جاتا ہوں جیسا تم بھول جاتے ہو

تو دعا ر آدمات سے ملے ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ وہ مسلمان نہیں اور توہین کرنا درست ہے
اصل [illegible] الرسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صفات باری سے متصف ماننا توہین رسول ہے کہ رسول کریم کو صفات خداوندی سے موصوف سمجھنا

کیا الوہیت کی توہین نہیں ہے؟ یہ ہے
ماقدروا اللہ حق قدرہ اللہ
صحیح معنی میں انہوں نے خدا کی قدر نہیں کی۔

شیعہ کہتے ہیں کہ امام کاظم کو ہارون الرشید نے [illegible] میں قید کیا اور وہ قید ہی میں شہید ہوئے
یہ ان کا دین [illegible] - [illegible]
ستایا جا سکتا - (جلاء العیون حصہ دوم ص۲۳۵)

شیعوں کے افسانے

امامت کے ترانے

(از قلم ابو المحمود ملک [illegible])

(نمبر ۱۴)

(اس سلسلہ مضامین کا نمبر ۱۳ - ۱۲ - اگست ۳۸ء کے اہلحدیث میں شائع ہو چکا ہے)

نمبر ۱۳ مورخہ ۱۲ اگست ۳۸ء میں عرض کیا گیا تھا کہ خلافت بنی امیہ سے منتقل ہو کر بنی عباس کی طرف چلی گئی اور بنی فاطمہ جو بیسیوں سال سے قربانیاں دیتے چلے آئے تھے عین موقع پر مسند خلافت چھوڑ گئے۔ باوجودیکہ تین حضرات امام جعفر صادق اور عبداللہ بن علی بن حسین اور محمد بن عمرو بن علی بن حسین زندہ تھے اور تینوں بزرگوں کے سامنے یکے بعد دیگرے خلافت پیش کی گئی مگر انہوں نے تخت خلافت سے انکار کر دیا (تذکرۃ الکرام ص۲۶۵)

گو سابقہ تجربات اسی امر کے مقتضی تھے لیکن اگر تاریخ پر نظر کی جائے تو اُس وقت کی سیاست سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اموی حکومت کے ٹمٹماتے چراغ کا گل ہو جانا اب بظاہر یقینی تھا نہ معلوم ائمہ نے باوجود سیاست سے گہری دلچسپی رکھنے اور (باقوال شیعہ) عالم الغیب ہونے کے اُدھر کیوں نہ توجہ کی اور بچاس سال کی امید پوری ہونے کے وقت کیوں کسی قدر جرأت سے کام نہ لیا ؎

کشتی [illegible] کنارے کیا ٹوٹی ہے کمند
دو [illegible] جب بام رہ گیا

عباسیوں کی حکومت ابتدا ہی میں مستحکم ہو گئی۔ کیونکہ بنی عباس اور بنی فاطمہ نے بنی مروان کے بچوں تک تہ تیغ کر دیا پھر بھی سیر نہ ہوئے اور حضرت معاویہؓ جیسے جلیل القدر صحابی کی ہڈیاں قبر سے نکال کر جلا دیں (سیرت النعمان ص۳۶) انتقام کی بدترین مثال جو بنی عباس نے اپنی اس بزدلانہ حرکت سے قائم کی ہے تاریخ ہمیشہ ملامت کی رائے ان کے حق میں دیتی رہیگی۔ بنی مروان کا جب اس طرح صفایا ہو گیا تو بنی فاطمہ کی موجودہ جرأت کا علم اب بنی عباس کو اچھی طرح تھا کیونکہ گھر کے بھیدی تھے تاہم ان پر سخت نگرانی رکھی جاتی تھی۔ اور امام جعفر صادق کو چند بار دربار میں بلا کر متنبہ بھی کر دیا تھا۔ امام جعفر کے بعد آپ کے صاحبزادہ امام موسیٰ کاظم نے اپنی جرأت اور دلیری میں یہاں تک ترقی کی کہ اگر انہیں کوئی گالی دیتا تو حسب الحکم [illegible] گالی کے بدلہ میں اس کو انعام دیتے تھے۔ (تذکرۃ الکرام ص[illegible]) اس قسم کے تحمل اور صبر کی وجہ سے آپ کا لقب کاظم مشہور ہوا۔ ظاہر ہے کہ اتنی جرأت اور دلیری کے مالک سلطنت کا بار گراں کس طرح اپنے کندھوں پر اٹھا سکتے ہیں لیکن غریب مسکین شیعہ بڑے حق بجانب ہیں کہ ہارون الرشید جیسے شیر اور دور اندیش خلیفہ کا تخت بھی امام کاظم کے لئے ہی موزوں تھا۔

کاظم صاحب کے صاحبزادہ امام علی رضا کے ساتھ مامون رشید نہایت محبت اور اخلاص سے پیش آتا تھا بلکہ اپنی شاہزادی کا عقد بھی آپ کے ساتھ کر دیا اس کا ارادہ مصمم تھا کہ زندگی میں ہی خلافت حضرت امام کے سپرد کر دوں۔ مگر عباسیوں نے یکسر مانی اور بغاوت شروع ہو گئی۔ مامون کو بڑی مشکلات پیش آئیں اور بالآخر مجبوراً اس کو خاموش ہونا پڑا۔ مگر قتل اور محسن کشی لازم ملزوم ہیں۔ جو لوگ اپنے اماموں کے ہاتھ پر بیعت کر کے پھر انہیں کو قتل کرنے کی جسارت سکتے ہوں وہاں مامون رشید کس شمار میں ہو سکتا ہے۔ غریب شیعوں نے مامون جیسے محسن اعظم کے متعلق بھی یہ افسانہ اڑا دیا کہ مامون نے اپنی شاہزادی کے ذریعہ یا کسی دوسرے ذریعہ سے امام علی رضا کو زہر دلا کر شہید کر دیا بلکہ مامون نے یہ دامادی اور خلافت کا ڈھونگ ہی اس لئے رچایا تھا کہ عالم الغیب[1] امام اس طرح جلد دھوکا میں آ کر اپنی موت کے وقت کو بھول جائیگا اور خداوندی اختیارات بھی اس سے چھن جائیں گے۔ گویا کہ ؎

لیتے اندازِ کرم کی مجھ سے تاویلیں نہ کر
یہ بھی اک تقریب تھی جور فراواں کے لئے

امام علی رضا کے صاحبزادہ امام محمد تقی نے مامون اور معتصم دونوں کا زمانہ پایا اور اپنے باپ دادا کی طرح راضی رہنا یا بقول مولف مجبور و مقہور رہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کے بیٹے امام علی نقی کو خلیفہ منتصر باللہ نے باغ فدک واپس کر دیا جس پر آپ خلیفہ کے بہت

[1] شیعوں کا عقیدہ ہے کہ تمام امام عالم الغیب ہوتے ہیں یہ انہیں اپنی موت کا وقت معلوم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جملہ اختیارات عطا کئے ہوئے ہیں (اصول کافی ص۱۵۹ - ۱۶۰) یہ بحث آئندہ انشاء اللہ مفصل آویگی۔ منہ

[illegible] عالی [illegible] احد [illegible] ص۲۸۲ - منہ

[illegible] جلنے والا۔

[illegible] ہے ۔ اس کا تعجب ہے ہوگی جس کی نسبت [illegible] ہے آپ نے ۳۶۰ھ میں وفات پائی یا بقول زہر دیا گیا (جلاء العیون تذکرۃ الکرام)

امام تقی کے بیٹے امام حسن عسکری تھے جو ۲۳۲ھ میں پیدا ہوئے اور اٹھائیس برس کی عمر میں خلیفہ معتمد علی اللہ کے عہد میں ۲۶۰ھ میں بقول شیعہ انہیں زہر دیا گیا امام غائب یا امام قائم یا امام مہدی (انہی حضرت حسن عسکری کے بیٹے ہیں) یہ روزگار معجزات سے وضع کئے گئے ہیں جن کی حقیقت سے امام عسکری کے بھائی امام جعفر نے بھی انکار کر دیا اور خلیفہ وقت کو باوجود انتہائی جستجو کے بھی کچھ سراغ نہ مل سکا حتیٰ کہ ایک مشکوک بر حمل کنیز کو دو سال تک نگرانی میں رکھا مگر وہ دوسری کنیز کے ہاں پیدا ہو گئے (جلاء العیون) غرضیکہ مصنوعی امام کے ساتھ عجیب و غریب افسانے وضع کرنے دل کے بہلانے کو یہ تخیلات بہت اچھے ہیں سے

وعظ کی محفل میں تن جائینگے مے خوار
ریش مصنوعی لگا لی جائے گی

پھر پیدائش کے بعد امام مہدی اپنے والد ماجد کی وفات سے دس روز پیشتر خلیفہ وقت کے خوف سے (کہ وہ قتل نہ کرا دے) غار سر من رائی میں ایسے غائب ہوئے کہ آج تک وہیں روپوش اور پوشیدہ ہیں۔ اچھا تو اب وہ کب اس غار سے باہر نکلیں گے اور کب ان کا یہ خوف رفع ہوگا۔ اس کے متعلق دو بیان ہیں۔ اول احتجاج طبرسی مطبوعہ ایران صفحہ ۱۲۳ پر امام محمد تقی سے مروی ہے کہ

یجتمع الیہ من اصحابہ عدۃ اھل بدر [illegible]

یعنی ان کے پاس ان کے اصحاب میں بتعداد شمار اہل بدر تین سو تیرہ اطراف عالم سے جمع ہونگے جس وقت یہ تعداد مخلصین کی ان کے پاس جمع ہو جائیگی اس وقت اللہ ان کے کام کو ظاہر کریگا مگر سے

تعجب یہ ہے گیارہ سو سال میں کیا
ہوئی اتنی تعداد اب تک نہ پیدا
رہا دین و اخلاص و ایماں ہی گر
ظہور امام زماں ہوگا کیونکر

دوسرا بیان وہ ہے جس کا اظہار پہلے [illegible] اصل غرض یا مقصود بے ساختگی ہو سے بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کب غار حرا سے برآمد ہونگے اور کب ان کا خوف رفع ہوگا۔ کیونکہ اصول کافی صفحہ ۲۱۱ میں حضرت علیؓ سے ستۃ ایام او ستۃ اشہر او ست سنین چھ دن یا چھ مہینے یا چھ سال بتلا کر بعدہٗ یہ بھی کر دیا گیا ہے کہ خدا جو چاہیگا کریگا کیونکہ اس کو بدا بہت ہوتا ہے[1]

جن اصحاب نے گذشتہ نمبر ۱۲ و ۱۳ کو ملاحظہ فرمایا ہے وہ جانتے ہیں کہ امام قائم کے لئے شیعوں کے خدا کا یہ تیسرا وعدہ ہے۔ اور اس کی بھی بدا کی شدہ کے ساتھ سہ بارہ تجدید کی گئی ہے جس کی حیثیت بظاہر بقول ہمارے صرف توڑنے کے لئے ہی کیا گیا معلوم ہوتا ہے۔ مگر اب کے یہ روایت بجائے اسکے کہ آخری اماموں میں سے کسی کی طرف منسوب کی جاتی حضرت علی کی طرف منسوب کی گئی ہے تاکہ سابقہ روایات جو واقعات کی رو سے اپنا اعتبار کھو چکی ہیں ان کی طرح اس روایت کو بھی ویسی بے پر کی نہ سمجھا جائے اور حضرت علیؓ کی طرف منسوب کرنے سے شیعوں کو موضوع ہونے کا شبہ نہ رہے۔ تاریخ کہہ رہی ہے کہ امام عسکری کی وفات یا امام غائب کی غیبت کے وقت (جس موقع پر یہ حدیث وضع کی گئی ہے) عباسی خلیفہ معتمد علی اللہ کا زمانہ تھا خلیفہ کی بدعنوانیوں اور عیاشیوں کی وجہ سے ڈاکوؤں اور لٹیروں نے ملک کو تباہ کر دیا تھا۔ بہبود زنگی نے رسالت اور عالم الغیب ہونے کا دعویٰ کر کے ڈیڑھ کروڑ مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ بصرہ میں ایک دن میں تین لاکھ مسلمان مارے گئے۔ روم والوں نے لولو، پاریکر اور جزیرہ پر قبضہ کر لیا۔ احمد عجلی نے خراسان کرمان سجستان میں اپنے نام کا سکہ جاری کیا۔ یہ سب کچھ ہو رہا تھا مگر خلیفہ کو اپنے عیش و عشرت اور رنگ رلیوں سے ایک لحظہ فرصت نہ تھی حتیٰ کہ حکومت عباسیہ چراغ سحری نظر آنے لگی (تاریخ عالم)

ادھر حکومت کی یہ حالت تھی ادھر امامت کا یہ حال تھا کہ امام عسکری کی وفات کے بعد انہوں نے کوئی اولاد نرینہ نہ چھوڑی۔ اصول کافی [illegible] کتاب [illegible] میں تصریح کی گئی ہے کہ فان الامر عندنا [illegible] ابا محمد مضیٰ ۔ بلا خلف احد اعلم یعنی بادشاہ وقت کے نزدیک یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ابو محمد یعنی حسن عسکری گذر گئے اور انہوں نے کوئی اولاد نرینہ نہ چھوڑی اور ان کی میراث بھی تقسیم ہو گئی اور ان لوگوں نے لی جن کا کوئی حق نہ تھا۔

حضرت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ (کہ برادر حقیقی امام حسن عسکری کے تھے) نے بھی شہادت دی کہ امام عسکری کی کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے۔ اس لئے امام کا ترکہ بموجب شریعت ان کو بھی دیا گیا۔ انہی حضرت امام جعفر علیہ السلام نے بعد کو امامت کا دعویٰ کیا۔ لیکن محض مذکورہ بھی شہادت اور حکومت کی باوفائی کی وجہ سے یا یوں سمجھیں کہ ان کے دام مکر میں نہ آنے کے باعث حضرت امام علیہ السلام کو ان کے شیعوں نے ہی جعفر کذاب کا خطاب دیا (جلاء العیون) درحقیقت انسان کو جب گالیاں دینے کی بدعادت پڑ جاتی ہے تو پھر وہ اپنے بیگانے کی تمیز نہیں کر سکتا۔

اب بھی امام جعفر علیہ السلام گو اہل بیت جگر پارہ حضرت فاطمہ بتولؓ بھی ہیں ائمہ معصوم کی اولاد سے بھی ہیں عالم بھی ہیں زاہد بھی اور متقی بھی مگر شیعہ مؤمنین ہیں کہ آنحضرت کو پانی پی پی کر کوس رہے ہیں۔ اب نہ سیادت کا پاس ہے نہ امامت کا لحاظ

ہاں تو ادھر حکومت کا تزلزل ادھر امامت کی تباہی صدیوں کی نیند کے ماتوں (شیعوں) نے ہلکی سی پھریری لی اور نصف یا نصف سے کچھ زیادہ انگڑائی لیکر انہوں نے پہلے تو یہ افسانہ بنایا کہ امام عسکری کا لڑکا امام محمد دو سال۔ چار سال یا چھ سال کا تھا جس نے کہ امام کی وفات سے دس روز قبل اصلی قرآن، مصحف فاطمہ، کتاب علی، اور چمڑے والا تھیلا (کہ ان کی ہیئت کذائی کا ذکر آپ گذشتہ نمبروں میں دیکھ چکے ہیں) اور عصائے موسیٰ اور انگشتری سلیمان وغیرہ کا ایک گٹھڑ

[1] اگر حضرت صالح کی اونٹنی اور خر عیسیٰ بھی ساتھ شامل کر لئے جاتے تو وہ مشکل ہو، مذاق جو آگے آ رہی ہے۔ منہ

باندھ کر پھر شاید جھٹ سے اٹھا کر پاس کی پہاڑی پر کود کر اس طرح اڑ نکلے کہ حکومت کی خفیہ پولیس، شاہی سوار، پیادے اور امام جعفر کے جاسوس ان کی گرد کو بھی نہ پا سکے۔ بظاہر قرآن، مصحف، کتاب اور شیلے وغیرہ کے حجم اور وزن کا اندازہ اگر لگایا جائے جیسا کہ گذشتہ نمبروں میں گذر چکا ہے تو یقیناً ایک گھوڑا یا ایک اونٹ بھی اس بوجھ کو نہیں اٹھا سکتا۔ چہ جائیکہ دو چار سال کا بچہ بغل میں دبا کر ہرن ہو جائے۔ حالانکہ امام جعفر صادق یہ بھی کہتے ہیں کہ انّہ یخاف و اومیٰ بیدہٖ الیٰ بطنہ یعنی القتل۔ (اصول کافی صفحہ ۲۳۱)

تحقیق وہ خوف کریگے اور امام نے اپنے ہاتھ سے اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کیا یعنی قتل سے ڈریں گے لیکن قربان جائیے حضرت علامہ باقر مجلسی کے۔ سچ

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

انہوں نے حاکم خاتون سے ایک افسانہ نقل کیا ہے یا یوں سمجھئے کہ حدیث شریف روائت فرماتی ہے کہ میں امام قائم کی پیدائش سے صرف چالیس روز بعد جب امام عسکری کے گھر گئی تو دو برس کے ایک طفل کو گھر میں چلتا پھرتا دیکھ کر حیران رہ گئی جس پر امام عسکری نے متبسم ہو کر فرمایا :-

"پیغمبروں اور وصیوں کی اولاد ہرگاہ امام ہوں برخلاف اطفال دیگر نشو و نما کرتے ہیں امام یک ماہہ مثل یک سالہ دیگراں ہوتا ہے۔ امام شکم مادر میں کلام کرتا اور قرآن پڑھتا اور عبادت پروردگار کرتا ہے۔ دودھ پینے کی حالت میں ملائکہ ان کا حکم بجا لاتے اور صبح شام ان کے پاس حاضر ہوتے ہیں ...... چند روز قبل وفات امام حسن عسکری بعازم خدمت آنحضرت ہوئی حضرت صاحب العصر کو بصورت مرد کامل پایا اور میں نے نہ پہچانا۔ عرض کیا کہ یہ مرد کون ہے؟ جس کے پاس بیٹھنے کو آپ فرماتے ہیں۔ حضرت نے کہا یہ فرزند نرجس ہے

اور بعد میرے میرا خلیفہ ہے۔"

(جلاء العیون مترجم صفحہ ۲۳۱)

گویا کہ ؎

زندگی کا رقص میں گویا یہی دستور ہے

رافضی دھوکے میں رہنے کے لئے مجبور ہے

ان جملہ روایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ صاف پتہ چلتا ہے کہ امام عسکری تو یقیناً لاولد تھے مگر مسکین شیعوں کی نظروں میں سادات میں سے کوئی نوجوان ضرور کانٹے کی طرح کھٹک رہا تھا جس کو یہ قربانی کا مینڈھا بنا کر اپنی دیرینہ پیاس بجھانی چاہتے تھے اور مینڈھے کے تیار ہونے میں ابھی پانچ چھ سال کی مدت درکار تھی اس لئے یہ حدیث وضع کی گئی کہ وہ غار سرمن رائی سے چھ دن یا چھ مہینے یا چھ سال بعد نکلیں گے اور چھ دن یا چھ مہینے محض اسلئے لگا دیئے کہ روائت کی توثیق میں شبہ بھی پیدا نہ ہوگا اور اس عرصہ میں اگر کوئی اور مینڈھا ہتے چڑھ گیا تو فھو المراد۔ لیکن جب چھ سال تک آرزو پوری نہ ہوئی یا مینڈھا تیار نہ ہو سکا تو روائت کے ساتھ یہ اضافہ کر دیا گیا کہ

"خدا جو چاہیگا کریگا کیونکہ اسکو بداءت ہوتا ہے" (اصول کافی صفحہ ۲)

یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا تھا کہ شاید کوئی حسین ثانی یا زید ثانی دام مکر میں آجائے اور جنگ کربلا کا ڈرامہ ایک بار پھر ہمارے سامنے کھیلا جا سکے ؎

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے

ہوئے تم دوست جسکے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

وہ مینڈھا کون تھا؟ اور یہ کہ وہ بھینٹ چڑھا یا غریب شیعوں کی ہی سینگوں سے تواضع شروع کی؟

یہ سب کچھ آئندہ نمبر میں ملاحظہ فرمائیے۔ ع

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

(باقی باقی)

یہ جملہ حالات اصول کافی اور جلاء العیون سے ملاحظہ فرمادیں۔ منہ

قرآن کریم اور سائنس

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈے نگری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

سائنس دوسرے آسمانی کروں پر انسانی آبادی

آسمانی کروں پر انسانی آبادی مانتا ہے مگر قرآن کریم دیگر آسمانی کروں پر انسانی آبادی نہیں بلکہ جنت دوزخ عرش یا لے دے کے فرشتوں کا وجود تسلیم کرتا ہے لیکن انسانی آبادی کا قائل نہیں۔ کیونکہ قرآن آسمان کو انسانی مستقر ہی نہیں قرار دیتا بلکہ صرف زمین کو انسانی آبادی کے لئے قرار دیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ (بقرہ) اور ایک جگہ لکھا فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ (اعراف) زندگی و موت وغیرہ سب اسی زمین پر ہوگی۔"

جواب سائنس کا یہ دعویٰ کہ دوسرے کروں میں انسانی آبادی ہے اب تک دعویٰ ہی کی شکل میں ہے سائنس کی ایک مخصوص شاخ علم ہیئت کی زبان سے صرف اتنا سننے میں آیا ہے کہ صرف کرہ مریخ کی سطح پر کچھ نشانات لکیروں کی طرح معلوم ہوتے ہیں جنہیں نہروں سے تعبیر کیا گیا ہے۔ لیکن یہ نہریں تپلی ہیں یا چوڑی یا دونوں طرح کی اس میں ماہرین فن کا شدید اختلاف ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا جلد ۱۴ ۱۹۶۰ طبع چہاردہم بحوالہ صدق ۱۲ دسمبر ۱۹۳۶)

لیکن اگر بالفرض سائنس کا دعویٰ واقعات کی صورت میں مدلل ہو جائے تو بھی قرآن کریم اس کا مخالف نہیں اور فرشتوں کے وجود کے ساتھ انسانی آبادی کا منکر نہیں۔ فرمایا :-

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ (سورہ نحل ع۶) یعنی اللہ

ایک فلسفیانہ خیال!

(ایک فلاسفر کے قلم سے)

جناب کے اخبار گوہر بار کی اشاعت ۲۰ رمضان سنہ حال میں صفحہ ۱۱ پر لیلۃ القدر کے بارے میں ارشاد ہے کہ یہ مضمون تشنۂ تحقیق ہے۔ اہل علم اس پر قلم اٹھا سکتے ہیں۔ امام غزالیؒ کی اصطلاح میں اہل علم سے مراد جملہ علوم پر حاوی ہونا ہے۔ مولوی امیر احمد صاحب نے حدیث و قرآن کی رو سے لیلۃ القدر کے واسطے رمضان کا مہینہ ہونا ثابت کیا ہے۔ سائنس موید مذہب ہے اور احکام قرآنی اور مستند احادیث کو ہمارے ذہن نشین کر دیتا ہے۔ سو سائنس یعنی جملہ علوم دنیوی جن کو غلطی سے مذہب کے مخالف بتایا جاتا ہے۔ درحقیقت جزو مذہب ہیں اور اسی لئے قرآن مجید میں جا بجا ارشاد ہے کہ قوانین قدرت یعنی سائنس میں غور کرو اور خداوند تعالیٰ کی ان نشانیوں سے قرآن مجید کو سمجھو اور اللہ تعالیٰ کو پہچانو۔ سو عرض ہے کہ عبادت جو کہ روح کے فعل کی مترادف ہے مشتمل ہے عقائد اور نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج پر۔ اور اسی واسطے یہی رکن اسلام ٹھیرے۔ زکوٰۃ اور حج دونوں نماز اور روزہ کی تلقین یا جزو ہیں اور عقائد کے بغیر نماز اور روزہ کی عبادت ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے عقیدہ یا ایمان باللہ و بالکتاب پہلا رکن اسلام ہے۔ سائنس نے عقیدہ کو اشارہ سے تعبیر کیا ہے جو اس دنیا میں اور دوسری دنیا میں ہمارا اصلی رہنمائے انسانی ہے۔ اور انسان کا اس دنیا میں آنا صرف ایمان کا پختہ کرنا ہے کیونکہ صرف ایمان ہی روح کو تروتازگی بخش سکتا ہے اور خدا کے حضور تک پہنچا سکتا ہے۔ اس ایمان کو حاصل کرنے یا پختہ کرنے کے لئے نماز، روزہ زکوٰۃ اور حج لوازمات سے ہیں۔ نماز اگر خشوع و خضوع سے ادا کی جائے اور روزہ اگر صحیح طور پر رکھا جائے تو روح کا فعل مکمل ہوتا ہے۔ مگر حکمت بالغہ کو اس دنیا کے قائم رکھنے کے لئے منظور ہے کہ اس مادی دنیا میں روح عقل و ہوش کے ماتحت رہے اس لئے جہاں منکرات کی قطعی مناہی ہے وہاں نماز میں قیام رکوع، سجود وغیرہ اور روزہ میں افطاری میں جلدی اور سحری میں دیر کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ ہوش و حواس اور عقل درست رہے۔ ہم مسلمان روزہ اور نماز رسمی طور پر ادا کرتے ہیں۔ اس سے روح کا فعل نہیں ہوتا۔ برخلاف اسکے جو بعض لوگ قرآن مجید کے احکام سے بڑھ کر ادا کرتے ہیں وہ انتہائی غلو کرتے ہیں۔ اور رہبانیت کے درجے کو پہنچ جاتے ہیں یا اس سے بڑ آگے بڑھ کر قلب کے روشن ہونے کے بعد فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کا درجہ اختیار کر لیتے ہیں ......

...... اور جس درجہ سے امام غزالی کو محض تائید ایزدی نے کفر کے ہاویہ سے بچا کر مدرسہ نظامیہ میں معمولی مدرسی پر جا بٹھایا۔ اور فنا فی الشیخ فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کے غلط اور گمراہ کن عقیدے کو دل سے مٹا دیا۔

اگر روزہ اور نماز کا فرض صحیح طور پر ادا کیا جاوے تو روح کا فعل عقل و ہوش کی ماتحتی میں ہونا آسان ہے۔ نبی کریمؐ نے ماہ رمضان کے روزے صحیح طور پر رکھے۔ روح کا فعل بدرجہ اتم عقل و ہوش کی قائمی کے ساتھ ہوا مگر وہ فنا فی اللہ کی لغویات میں نہ پڑے اس حالت میں سائنس کی رو سے وحی کا ہونا لازمی تھا سو وحی ہوئی اور قرآن شریف آنحضرتؐ کے علم میں بذریعہ وحی کاملاً یا جزواً آگیا۔ ماہ رمضان کا مہینہ ہی اس مبارک روحانی فیض کے واسطے موزوں تھا۔ اس سے مختلف روایات ناقابل اعتبار ہونگی۔ چوبیسویں شب رمضان زیادہ اغلب ہے۔ علم عدد کا ایک مسلمان قائل نہیں ہو سکتا ہے مگر اس کی رو سے بھی چوبیسویں شب نہایت مبارک شمار ہوتی ہے

نامہ نگار صاحب دین کے منصب کو دنیا کے منصب پر ترجیح دیتے ہیں سو میں اس کا قائل نہیں ہوں۔ دنیا سے ہی دین اور آخرت پختہ ہوتی ہے۔ اسلام رہبانیت کا قائل نہیں ہے۔ نامہ نگار کا یہ کہنا ان معنی سے صحیح ہے کہ نصف شب کے بعد غذا ہضم ہو جانی چاہیے اور توجہ اچھی ہوتی ہے۔ اس لئے دعا کا اثر ہوتا ہے کیونکہ روح سے عمل میں آسانی ہوتی ہے۔

(بستی غذاں۔ از جالندھر)

اسلامی نماز اور اس کی اہمیت حکمت و معرفت کی روشنی میں

(از قلم جناب مولوی محمد داؤد صاحب شکر اوہ ضلع گوڑگانوہ)

قومی نظام اور عسکری تنظیم کے سلسلے میں اسلام نے ایک ایسا غیر فانی طریقہ ایجاد کیا ہے۔ جس کی عمدگی اور بہتری کی نظیر مذاہب عالم میں ملنی محال ہے اسکی ایک کڑی مرکز روحانیت سے ملتی ہے اور دوسری طرف وہ ہمارے ہزارہا سیاسی و ملی فوائد کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے وہ چیز کیا ہے۔ یہی نماز جس کا پنجوقتہ نظارہ ہر مسجد میں نظر غائر سے دیکھنے والوں کو محو حیرت کر دیتا ہے۔ اسلام میں نماز کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس کو مذہب کا ایک خاص رکن قرار دیا گیا ہے اور اس سے تساہل برتنے والے مسلمان پر غیر معمولی سرزنش روا رکھی گئی ہے۔

نماز کا ظاہری پہلو نماز کا ظاہری پہلو باطنی پہلو سے بھی زیادہ خوش کن اور خوشگوار نتائج کو دامن میں لئے ہوئے ہے۔ جس کی تفصیل کے لئے دفاتر درکار ہیں ایک نمازی اور بے نمازی کا مقابل کر کے دیکھئے۔ آسمان زمین کا فرق نظر آئیگا۔ نمازی ہر وقت پاک صاف ستھرا رہتا ہے کیونکہ صفائی و ستھرائی و طہارت نماز کے لئے شرط اولیں ہے۔ پھر اس صفائی و ستھرائی کے صحت و تندرستی پر جو اثرات پڑنے ضروری ہیں وہ ایسے ہیں کہ نمازی کو بہت سی دواؤں اور بہت سے حکیم ڈاکٹروں سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔ نمازی کا لباس کامل

(۱۵۱)

کے ساتھ پھر نمازی تعالیٰ کے سامنے متوجہ ہو کر صدق دل سے اپنی بندگی بحسب اللہ اپنی الوہیت و ربوبیت کا عملی مظاہرہ کرنا ایسی چیز ہے جس میں ایک طالب صداقت کے لئے بہت بڑی کشش موجود ہے۔ نماز بے شبہ انسان کو اللہ کی طرف جھکا کر اسکی خطاؤں کی معافی کا وسیلہ بنتی ہے۔ جب نمازی سچے دل سے نیت باندھنے کے لئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کی طرف اٹھاتا ہے تو عملاً اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اس کا بال بال گناہگار ہے اور وہ نہائت عاجزی انکساری سے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوا دربار رب العزت میں حاضر ہو رہا ہے پھر جب وہ سینے پر ہاتھ باندھ لیتا ہے تو اس چیز کو ظاہر کرتا ہے کہ اسوقت اس کے جملہ تفکرات و ترددات و تخیلات صرف اللہ وحدہٗ کی طرف منعطف ہیں اور وہ دنیا و مافیہا کے جملہ تفکرات سے یکسو ہو کر اپنا فرض عبودیت ادا کرنے کے لئے سینے پر مؤدبانہ ہاتھ باندھے ہوئے دربار شاہی میں حاضر ہو رہا ہے اور صرف قیام ہی پر بس نہیں بلکہ وہ اللہ کے سامنے ہر طرح سے جھکنے کے لئے طیار ہے اس خیال کے آتے ہی ہر نمازی فی الحقیقت اپنے دونوں گھٹنوں کو مضبوط پکڑ کر اپنے رب کے سامنے جھک کر زبان سے اس کی حکومت و قدرت کا یوں اقرار کرتا ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم۔ میرا سچا بادشاہ مربی بڑی شان والا پاک ذات بہت اونچی سطوت والا ہے۔ یہ اقرار نمازی کو اسی حال میں بار بار کرنا پڑتا ہے۔ اس مقام سے فراغت کے بعد نمازی پھر دربار شاہی میں مؤدبانہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور شہنشاہ مطلق کی حمد و ثنا کر کے زبان حال سے یہ کہتا ہے کہ میں صرف قیام و رکوع ہی کے لئے نہیں بلکہ اپنی شریف ترین چیز یعنی پیشانی تک کو حاکم مطلق کے سامنے خاک آلودہ کرنے کے لئے طیار ہوں چنانچہ فوراً وہ سجدہ میں چلا جاتا ہے اور بار بار اس کی شہنشاہیت حکومت و قدرت کا اقرار کرتا ہوا اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرتا ہے۔ الغرض قیام و رکوع و سجدہ و قومہ جلسہ تمام عبودیت و اقرار الوہیت کے مختلف مناظر ہیں جو بیک وقت ایک نمازی کی ذات سے ظاہر ہوتے ہیں۔

اللہ تک پہنچنے کا واحد ذریعہ صرف نماز ہے

جملہ الہامی مذاہب اس مسئلے پر متفق ہیں کہ اللہ تک پہنچنے کا سیدھا راستہ باطنی صفائی ہے۔ پس باطنی صفائی جس قدر ادائیگی صلوٰۃ سے پیدا ہو سکتی ہے اور کسی عمل سے ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ اللہ تک پہنچنے کا واحد ذریعہ صرف نماز ہے۔ نماز کی پابندی سے روح کو مسرت اور دماغ کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ دل کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ قرآن پاک کو دیکھئے اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں الا بذکر اللہ تطمئن القلوب آیت کریمہ میں لفظ الا کے لانے سے ایک عجیب رنگ پیدا ہو گیا ہے۔ مطلب یہ کہ ہوشیاری و بیداری کے کانوں سے سنا کہ دل کی گہرائی میں اتارتے ہوئے یہ کہا گیا ہے کہ اطمینان قلب صرف نماز سے حاصل ہو سکتا ہے۔ سچا نمازی کسی وقت بھی ذکر اللہ سے غافل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ اس کی پنجوقتہ کی عملی پریکٹس ہے۔ ایک مقام پر قرآن پاک میں فرمایا اقم الصلوٰۃ لذکری یعنی مجھ کو یاد رکھنے کے لئے اقامت صلوٰۃ کا عمل نہائت ضروری ہے۔ اس عمل سے کنارہ کش ہو کر اللہ کو یاد کرنے کا دعویدار کاذب ہے۔ ایک اور مقام پر قرآن کریم سچے نمازیوں کے دلی جذبات و روحانی کیفیات کا خاکہ ان لفظوں میں پیش کرتا ہے:-

لا تلھیھم تجارۃ و لا بیع عن ذکر اللہ و اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ یخافون یوما تتقلب فیہ القلوب و الابصار

یعنی اللہ کے پیارے بندے وہ ہیں جو بیع و تجارت خرید و فروخت وغیرہ امور دنیاوی میں کبھی بھی ایسے مشغول نہیں ہوتے کہ اللہ کو یاد کرنے اور نماز بجا لانے زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل ہو جائیں۔ ان کے دلوں میں عشق الٰہی کے علاوہ اس دن کا خوف بیٹھا ہوا ہے جو نہائت وحشتناک دن ہے جس دن دل الٹ جائینگے اور آنکھیں مارے خوف کے پھٹی ہوئی رہ جائینگی۔ آیت ہذا میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ سچے نمازیوں کے دلوں میں ان کی نظروں میں دنیا کے جملہ فوائد و اغراض محض ہیچ اور نا چیز نظر آتے ہیں۔ ذکر اللہ کی محبت نماز کی اقامت ان کے امور دنیاوی پر غالب آ جاتی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو یوم الفصل میں عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا اور جن کے لئے نور کے منابر رکھے جائیں گے اور اس قدر عزت و توقیر پائینگے جس کا اس وقت تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جعلنا اللہ منہم آمین

طہارت جسمانی و روحانی صرف نماز کی پابندی سے حاصل ہو سکتی ہے

طہارت جسمانی نماز کے لئے کتنی ضروری چیز ہے۔ اس کا جواب اس حدیث میں ملتا ہے:- مفتاح الصلوٰۃ الطہور۔ یعنی نماز کی کنجی محض طہارت ہے۔ بغیر طہارت حاصل کئے نماز ہرگز نہیں ہو سکتی۔" دوسری جگہ مروی ہے۔ لا صلوٰۃ لمن لا وضوء لہ۔ جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں۔ پس طہارت جسمانی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ صرف اقامت صلوٰۃ ہے۔ جو اس نیک عمل کا پابند ہوگا۔ اسکو لازماً پنجوقتہ اپنی جسمانی پاکی کا بالضرور موازنہ کرنا ہوگا اپنے کپڑوں کو بھی پاک صاف رکھنا پڑیگا۔ اس جگہ کو پاک کرنا ہوگا جہاں اسے اپنی جبین نیاز باری تعالیٰ و تقدس کے سامنے خاک آلودہ کرنی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ نماز کے علاوہ اور کوئی عمل از قسم امور مذہبی ایسا نہیں جس کے لئے اس قدر طہارت حاصل کرنے، باوضو ہونے کو لازم قرار دیا گیا ہو۔ اور نہ دیگر ادیان میں عبادت و بندگی کے وقت پاکی کا ایسا غیر معمولی اہتمام کیا گیا ہے۔ پس جسمانی طہارت کو سامنے رکھتے ہوئے بلا خوف تردید یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ صحت و تندرستی کے لئے اقامت صلوٰۃ نہائت ضروری ہے اور نماز کی پابندی سے صحت انسانی پر ایک غیر معمولی اثر پڑتا ہے۔ طہارت روحانی نماز کے لئے اتنی ضروری ہے جتنا انسانی جسم کے لئے سر کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ نماز کا اندرونی پہلو یہ ہے کہ باری تعالیٰ سے دل لگایا جائے۔ رکوع و قیام و سجدہ و قومہ و جلسہ کے ذریعہ اپنی عاجزی و محتاجی و بے کسی اور باری تعالیٰ کی شہنشاہیت کا اعتراف کیا جائے۔

ahmadiyyamuslim.de

فتاویٰ

س ۳۵ } ع۔ رمضان کے پرچے میں نمبر ۳۴ اگر درج کر دیں تو تعجب کی توقع ہے جو میرے واسطے مفید ہے۔ ہو اذا۔ ولم یکن له صلی الله علیه وسلم ظل فی شمس ولا قمر لانه کان نورًا۔

روی ابن الجوزی عن ابن عباس انه لم یکن للنبی صلعم ظل ولم یقم مع الشمس الا غلب ضوء الشمس شرح زرقانی علی المواهب ص۲۲۰

قال عثمان ان الله ما اوقع ظله علی الارض لئلا یضع انسان قدمه علی ذالك الظل تفسیر مدارک ص۱۴۳ تحت آیت ولولا اذ سمعتموه اسی طرح تذکرة الموتیٰ قاضی ثناء اللہ پانی پتی ص۲۰ پر لکھا ہے کہ نبی صلعم کا سایہ نہ تھا۔

(المجیب ابو عبدالغنی فیض پوری)

ج ۳۵ } رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت مسلم ہے۔ اور بشریت کے لئے جسم لابدی اور جسم کو سایہ ضروری ہے۔ جب تک اس کے خلاف کوئی معتبر ثبوت نہ ہو تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اطہر احادیث سے ثابت ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے :- ثم افاض علی سائر جسده کہ آپ نے اپنے سارے جسم مبارک پر پانی ڈالا۔

اس حدیث سے جسد اطہر کا ثبوت ہوا اور جسد کا سایہ ہونا ضروری ہے۔ سائل نے جو اقوال نقل کئے ہیں وہ بے دلیل ہیں اور ایسے اقوال حجت شرعیہ نہیں ہیں۔ امام ابن جوزی ہوں یا صاحب مدارک ان کے اقوال حجت موجبہ نہیں ہیں۔

س ۳۶ } کیا قرآن شریف دیکھ کر نماز پڑھانی جائز ہے۔ اگر جائز ہے تو حافظ قرآن کی موجودگی میں ایسا ہو سکتا ہے۔ حنفی اعتراض کرتے ہیں کہ جب تم حافظ دیتے ہیں تو پھر حافظ کیوں چھوڑا جاوے۔

(عبد الحق وکیل ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

ج ۳۶ } تمام ہی سامنے قرآن مجید رکھ کر پڑھنا حضرت عائشہ سے منقول ہے مگر مرفوع حدیث نہیں۔ اس لئے اگر حافظ میسر ہو تو اسی کو امام بنانا چاہیئے۔ واللہ اعلم!

س ۳۷ } زید عالم نیک نماز روزے کا پابند، شرک سے مجتنب اور موحد ہے۔ غیبت، لڑائی جھگڑے عوام کی صحبت زیادہ ہنسنے اور بولنے سے محترز ہے۔ اپنے پاس بیٹھنے والوں کو اکثر نماز روزے کی تلقین کرتا اور شرک سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے۔ مغربی طریق تمدن سے متنفر اور سادگی پسند ہے۔ توحید اور شان رسول پاک شرعی حدود کے اندر نہایت خلوص سے بیان کرتا ہے لیکن ان ساری صفات کے باوجود داڑھی منڈاتا ہے تو (الف) کیا زید مذکور کو اس کے نیک اعمال کا ثواب ملتا ہے؟ (ب) کیا زید مذکور کو ہم مومن، متشرع، متقی، پرہیزگار وغیرہ ہم کہہ سکتے ہیں۔ (ج) اصل امام کی عدم موجودگی میں لوگ زید مذکور کی اقتدا میں نماز پڑھنا چاہتے ہیں تو کیا اُسے شرعاً امام یا خطیب بننے کی اجازت ہے۔ (د) صرف عدم لحیہ کے عیب کو مدنظر رکھ کر کیا زید مذکور کو صراط مستقیم سے متزلزل اور منحرف سمجھنا اُس سے نفرت کرنا اور اُسے بنظر حقارت دیکھنا جائز ہے؟ (ر) صرف اسی ایک عیب کو نگاہ میں رکھ کر دینی یا دنیاوی امور میں اُس سے مشورہ لینے یا اُس کی تجویز پر عمل کرنے سے گریز کرنا جائز ہے؟ (س) ان الله لا ینظر الی صورکم الخ حدیث کی رو سے کیا زید مذکور پر اللہ تعالیٰ کے مقرب ہونے کا گمان کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ کون گناہ مقابلۃً بڑا ہے۔ (الف) داڑھی منڈانا یا داڑھی رکھتے ہوئے سر پر انگریزی بال رکھنا۔ (ب) داڑھی منڈانا یا ٹخنوں کے نیچے تہبند چھوڑنا (ج) داڑھی منڈانا یا ہر وقت لڑتے جھگڑتے رہنا اور لڑائی جھگڑے میں بھی بلا تامل داخل ہو جانا۔ (د) داڑھی منڈانا یا ہر وقت جوئے کی تماشہ گاہ کی سماعت میں اس قدر جذب کر دینا کہ نماز بھی حضور قلب سے ادا نہ ہو سکے۔ (۳) کیا قرآن مجید یا احادیث شریفہ میں داڑھی منڈانے کی پاداش میں کوئی صریح الفاظ میں قیامت کے روز سزا دیئے جانے کا ذکر بھی ہے۔ اگر ہے تو وہ کیا ہے؟

(محمد امین اللہ از کرنال)

ج ۳۷ } داڑھی رکھنا سنت انبیاء ہے منڈانا ترک سنت مؤکدہ ہے۔ مگر بالنصوص اس کا شمار کبائر میں نہیں آیا۔ اس لئے اوصاف مذکورہ سے موصوف کے پیچھے نماز جائز ہے۔ مگر اس کو بھی اس بات کا لحاظ کرنا چاہئے اور اس حدیث کی وعید سے ڈرنا چاہئے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :- من ترك سنتی لم ینل شفاعتی یعنی جو میری (نبی کی) سنت کو ہمیشہ ترک کرتا رہے گا وہ میری شفاعت نہیں پائیگا

دوسرا شخص جو اس کے مقابلے میں ذکر ہوا ہے اس کے جو اوصاف گنائے گئے ہیں وہ اس سے زیادہ اقبح ہیں۔ اللہ اعلم!

نوٹ :- بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے مسائل کو جو فریقین ایسے تنازعات کو اپنے اپنے علماء سے نمٹا لیا کریں دور دراز مقامات میں بھیجنا اور اخبارات میں شائع کرانا نزاع کی زیادتی کا باعث ہے۔

س ۳۸ } زید نے ایک بکرا یا مرغا بنام شیخ سدو یا کسی اولیا کے پرورش کیا۔ بعد چند دن کے اس کو ذبح کیا اور کھانا پکوا کر کھلایا۔ بوقت ذبح بسم اللہ اللہ اکبر کہا۔ آیا وہ ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟ آیت وما اهل به لغیر الله کے کیا معنی ہیں؟ اور اس کے تحت میں کون سا امر داخل ہے؟

(خاکسار محمد عبدالکریم۔ ہودگیر۔ صوبہ مدراس)

ج ۳۸ } جو چیز بہ نیت تقرب اللہ کے سوا کسی کے نام پر پکاری جائے وہ حرام ہے۔ شیخ سدو یا کسی دیگر بزرگ کے نام کا بکرا حرام ہے۔ اور حرام چیز بوقت ذبح بسم اللہ پڑھنے سے حلال نہیں ہو سکتی۔ تفصیل کے لئے شاہ عبدالعزیز دہلوی کی تفسیر (عزیزی) اور قاضی ثناء اللہ صاحب مرحوم حنفی پانی پتی کی تفسیر مظہری دیکھیں۔ اللہ اعلم

(۱۵۳)

متفرقات

داعیان اہلحدیث احباب غفلت اور سستی دور کرکے اخبار کی ترقی کی طرف خیال کرنا چاہئے۔ ہر بہی خواہ کو چاہئے کہ اس کی توسیع اشاعت کے لئے مسلسل کوشش جاری رکھے۔

بشارت و معذرت خطبہ رمضان کے دیر سے چھپنے اور بوجہ علالت خود و بعض عزیزان اور بعض کی کوتاہی کے باعث اکثر احباب کو وقت پر نہ بھیج سکا۔ آج (دسمبر ۱۴) کو ایک لڑکے کو خطبے ڈسپیچ کرنے کے لئے دیدیئے ہیں۔ جو انشاء اللہ اس تحریر کے پڑھنے سے پیشتر آپ کو پہنچ چکے ہونگے۔ اس معذرت کے ساتھ ایک تازہ بشارت بھی سناتا ہوں کہ جنازہ غائبانہ کے متعلق ایک مقامی بریلوی حنفی مولوی صاحب نے لوگوں کو منع کیا تھا کہ جائز نہیں ہے اس کے جواب میں ایک رسالہ طبع کروایا گیا ہے۔ اس کا نام جنازہ غائب ہے۔ جو مستقل خریداران رسالہ "تبلیغ اہل حدیث" اور مستقل خریداران "برکات محمدیہ" کو تو خود بخود بغیر ان کی فرمائش کے بھیجا جائیگا دوسرے شائقین ۲ کے ٹکٹ لفافہ میں بھیج کر منگالیں۔ حنفیوں کی طرف سے امام محمدؒ اور علامہ ابن ترکمانی وغیرہ جانتے جو جو عذر نماز جنازہ نہ پڑھنے کے کئے ہیں اُن کے مفصل و مدلل جوابات لکھ دیئے گئے ہیں۔ اشاعت کے لئے ۲ روپیہ کے بیس نسخے۔ محصول ڈاک بذمہ طالب۔ ایک روپیہ سے کم ارسال نہیں ہو سکیں گے۔ قیمت بہر حال پیشگی ہوگی۔

ملنے کا پتہ:۔ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی شہر سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ۔ پنجاب۔

ضرورت ہے ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب مہتمم دار العلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے دربھنگہ تحریر فرماتے ہیں کہ دار العلوم کی نگرانی و جماعت کی تنظیم کے سلسلے میں مجھے ایک ایسے مخلص کارکن کی ضرورت ہے جو

ان فرائض کو احسن طور پر سرانجام دے سکے۔ دیگر معلومات کیلئے براہ راست ان سے خط و کتابت کی جائے

شکریہ بسوب اندر طبیہ کالج بیا دکا شاف اور طلباء حکومت پنجاب کے مشکور ہیں کہ اس نے تحقیقاتی طبی کمیٹی میں کالج کی نمائندگی کے لئے جناب شفاء الملک حکیم دلبر حسن خان صاحب جبلی کا نام بطور ممبر منتخب کیا ہے۔

غور سے سنیں

مسلسل تجربہ اور حالات پیش آمدہ سے مجبور ہو کر چند سطور کی طرف خریداران "اہلحدیث" کو توجہ دلا کر امید وار ہوں کہ ان پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف ادارہ کو شکریہ کا موقع دینگے بلکہ خود بھی فائدہ حاصل کرینگے۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جب آپ کو قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع مل جائے اور آپ کو آئندہ خریداری منظور ہو تو از راہ مہربانی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں۔ درصورت انکار یا طلب مہلت بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر کو مطلع کر دیا کریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ مذکورہ دونوں امور میں سے کسی پر بھی عمل نہ کر سکیں اور جب دفتر سے

وی پی بھیجا جائے تو اسے

واپس کرنے کی بجائے

وصول کر لیا کریں۔ کیونکہ وی پی کی واپسی ایک ناقابل برداشت نقصان کا موجب ہوتی ہے۔

سفر وغیرہ درپیش ہو تو بھی اطلاع کر دینی چاہئے تاکہ دفتر وی پی بھیجکر خواہ مخواہ نقصان کا باعث نہ ہو۔

نیاز مند:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

اہل خیر توجہ فرمائیں مولوی محمد یوسف صاحب شمس محمدی فیض آبادی مرحوم کے پسماندگان میں انکی بیوہ اور پانچ لڑکیاں ہیں۔ جن کی گذر اوقات کیلئے کوئی صورت نہیں۔ صاحب خیر ان مستحقین کی طرف ضرور متوجہ ہوں جس قسم کی بھی امداد کر سکیں ضرور کریں

ترسیل زر کا پتہ:۔ بیوہ مولوی محمد یوسف شمس محمدی محلہ قصاب باڑہ پھاٹک حبش خان دہلی

رضاء اللہ دہلوی میں نے اپنے پسر رضاء اللہ کو حسب تقاضا احباب عربی تعلیم میں لگایا ہوا ہے۔ جب شرح جامی، قطبی وغیرہ تک کمر نیں پڑھ کا تو اس نے مدارس میں داخل ہونے کا شوق ظاہر کیا۔ میں نے مدارس عربیہ پر غور کرکے مدرسہ رحمانیہ دہلی کو بوجہ حسن انتظام ترجیح دیکر مدرسہ مذکور میں داخل کرا دیا۔ احباب مخلصین دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اسکو خادم دین بنائے۔ (ابو الوفاء)

مضامین آمدہ ابو یحییٰ محمد زکریا صاحب۔ عمر نام۔ مولوی عبد الرحمن صاحب خلیل۔ محمد امین صاحب۔ شیخ خدا بخش صاحب۔ پنڈت ستیہ دیو صاحب ۲ عدد حکیم فضل الرحمن صاحب۔ محمد حسین۔ غلام رسول۔

نظمیں حکیم محمد ابراہیم صاحب خلیل۔ محمد زکریا صاحب مولوی غلام رسول صاحب۔ مولوی عبد الغفور صاحب جناب شاکر صاحب۔ عبد الرزاق صاحب سعید۔ محمد عبد الغفار صاحب۔ ازہر صاحب۔ محترمہ جمیلہ خاتون محترمہ قمر النساء۔

غیر مقبولہ حضرات علماء ابھی خاموش رہیں۔ جماعت اہل حدیث کے بعض افراد کی سیاسی ذہنیت پر کشف الہامی ہے یا شیطانی۔ چند سوالات۔ اسلام عمل کا نام ہے مومن کی شان۔ تحقیق رفع یدین۔ معنوی تحریف۔ حضرت خلیل اللہ کے تین امتحان۔ علم کی فضیلت۔ انما المومنون اخوۃ۔ مجاہد و الفریق۔ ایک دلچسپ مکالمہ کیا قیر پر جھنڈا خلاف سنت ہے۔ نزول بارش۔ واقعہ کربلا۔ اشرف المراتب۔ نیند کے معنے۔ صراط مستقیم وغیرہ مطالبات خاکساران۔

اہل حدیث کانفرنس محمد شفیع الدین صاحب ... محمد عبد الرزاق صاحب صدر ...

مدرسہ مکہ مکرمہ مستری محمد عالم ... محمد شفیع ... بی ضلع ... ۳

مدرسہ دار الحدیث مدینہ منورہ از مستری ... محمد حسین عیسیٰ۔ جناب عبد الشکور صاحب ...

ملکی مطلع

مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی پاس کردہ تجاویز

۱۲ شوال ۵۷ھ مطابق ۵ دسمبر ۳۸ء کو مجلس شوریٰ (مجلس عاملہ) کا اجلاس بصدارت مولانا احمد اللہ صاحب ہوا۔

تجاویز

(۱) اہل حدیث کانفرنس کی بہبودگی کے متعلق پیش ہو کر بالاتفاق قرار پایا کہ کانفرنس کا جلسہ سالانہ دہلی میں مارچ ۱۹۳۹ء کی کسی تاریخ میں کیا جائے۔ اور تمام اخبارات اہل حدیث میں اعلان کیا جائے اور دوسرے اخباروں میں بھی اعلان کیا جائے اور دو اضلاع کے ذریعے پروپیگنڈہ کیا جائے اور چندہ جمع کیا جائے۔

(۲) اخبار "خادم کعبہ" جو مضامین شائع کر رہا ہے اس کی وجہ سے گورنمنٹ برطانیہ اور سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کے تعلقات کشیدہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔

(۳) اخبار "خادم کعبہ" جو مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے حق میں بوجہ انکے ممبر حج کمیٹی ہونے کے بدکلامی کرتا ہے اس سے جماعت اہل حدیث میں اخبار "خادم کعبہ" کے خلاف نفرت پھیل رہی ہے اور اس نفرت کا اثر تحریک حج تک پہنچنے کا خطرہ ہے کیونکہ اسماعیل غزنوی اپنے کو تمام ایسے کاموں میں حکومت سعودیہ کا معتمد بتاتا ہے۔ قرار پایا کہ ان تمام تجاویز کی نقل جناب جلالت مآب سلطان ابن سعود اور جناب شیخ عبداللہ سلیمان صاحب وزیر مالیہ کی خدمت میں علیحدہ علیحدہ ارسال کی جائے۔

(۴) حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے اپنے اخبار تنظیم اہلحدیث میں جناب مولانا ثناء اللہ صاحب کے خلاف جو روش اختیار کر رکھی ہے اس کے متعلق مجلس شوریٰ نفرت کا اظہار کرتی ہے اور تمام جماعت سے درخواست کرتی ہے کہ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کو اس ارتکاب سے منع کرے۔ اگر حافظ صاحب اس سے اجتناب نہ کریں تو خود جماعت حافظ عبداللہ صاحب سے مقاطعہ کرنے پر مجبور ہوگی۔ فقط

دستخط حمید اللہ نائب ناظم اہل حدیث کانفرنس۔

نوٹ: گردہ چوڑیاں ضلع گوجرانوالہ پنجاب سے جلسہ اہلحدیث کانفرنس کے لئے دعوت آئی ہے جس کے متعلق مجلس شوریٰ نے ابھی کچھ فیصلہ نہیں کیا جو فیصلہ ہوگا وہ شائع کیا جائیگا۔

الفقیہ امرتسر کو یکصد روپیہ انعام

جہاں چاہے رکھوالے

مجھ پر حملہ قاتلانہ حملہ آور کا ذاتی فعل تھا یا سازشی۔ اس کا فیصلہ صاحب سشن جج امرتسر کے فیصلے سے ہوگیا۔ جنہوں نے مجرم کی سزا میں تخفیف کرنے کی وجہ یہی لکھی کہ اس نے مخالف پارٹی کے بہکانے سے ایسا کیا۔ اس کا ثبوت ابتدا ہی سے ملتا رہا۔ کیونکہ جھوٹے گواہوں کا بالاتفاق حلفیہ شہادت کا ذبہ دینا ہی سازش بتانے کو کافی ہے۔

بعد فیصلہ بھی سازشی پارٹی یہی کہتی رہی کہ ضرب بالکل معمولی تھی حاکم نے مضروب کی پارٹی کے رعب میں آکر سخت سزا دی۔

آج ہم جس کذب کا ذکر کرتے ہیں وہ سب سے بڑھ کر "مقدس کذب" ہے۔ "الفقیہ" ۲۸ دسمبر میں لکھا ہے:

منصف مزاج جج نے مولوی صاحب مجروح کو بلوا کر یہ مشورہ دیا کہ ملزم کو معاف دے کر رہا کر دیں مگر آپ کے منہ پر مہر خاموشی ایسی بیٹھ گئی کہ جج کے سامنے کاٹھ کی پتلی بن کر دیر تک بیٹھے رہے۔ آخر اس نے جناب کو سخت سنگدل اور کم حوصلہ پا کر یوں کہتے ہوئے رخصت کر دیا کہ میں ملزم کی سزا میں قلیل کی تخفیف کرتا ہوں۔

تو آپ اپنا سا منہ لے کر واپس آگئے۔ (ملخص)

ہم اس کذب بیانی کی داد دیتے ہیں اور اس پر یکصد روپیہ انعام رکھتے ہیں۔ اگر اس بیان کا قائل یہ بات ثابت کر دے کہ جج صاحب نے ایسا کہا تھا۔ اس کی تحقیق کی آسان صورت یہ ہے کہ فریقین کے دو دو آدمی جج صاحب سے پرائیویٹ ملاقات کر کے یہ عبارت ان کے سامنے رکھ کر دریافت کریں کہ آپ نے مولوی ثناء اللہ کو قمر بیگ کی بابت معاف کرنے کو کہا تھا؟ اگر آپ ہاں کریں تو ان کے سامنے ہی انعام وصول کر لیں۔

افسوس ہے ان لوگوں کو شرعیات میں تصرف کرنے کا تو شاید پورا حق ہوگا کہ عقائد شرکیہ اور مسائل بدعیہ ایجاد کریں۔ مگر قانون میں بھی بڑی دلیری سے تصرف کرتے ہیں۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ جو دفعہ (۳۰۷) مقدمہ ہذا میں لگائی گئی تھی۔ مجسٹریٹ یا جج مضروب یا کسی اور شخص کو معافی کے لئے نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ دفعہ مذکور قابل راضی نامہ نہیں۔ اس میں مدعی سرکار ہوتی ہے مضروب صرف گواہ ہوتا ہے۔ اسی لئے مثل دیگر گواہوں کے مجھے بھی خرچہ شہادت ملا تھا۔

پس الفقیہ کا اڈیٹر یا اصل مضمون نگار اپنی صداقت پر بھروسہ کر کے سامنے آئے اور اپنا دعویٰ ثابت کر کے سو روپیہ انعام پائے۔ ورنہ یاد رکھے سہ

قریب ہے یار و روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکاریگا آستین کا

یورپ میں جنگ کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں

(خدا خیر کرے)

شیخ سعدی کا یہ اخلاقی شعر نہایت موزوں ہے سہ

بروئے تو در اطماع باز نتواں کرد
چو باز شد بدرشتی فراز نتواں کرد

مطلب اس شعر کا یہ ہے کہ کسی طامع سائل کی طمع کو پیدا نہ کرنا چاہئے۔ جب ایک دفعہ پیدا کر دی جائے

پہلوں کو سنتی سے ضبط کر لیا جائے۔
حکومت برطانیہ نے اس خطرہ کا لحاظ نہیں رکھا ہے اس لئے وہ اگر جنگ کا خطرہ بعد نفقت کچھ دینا ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ

جرمنی کا ڈکٹیٹر (نازی مطلق) ہر شلر کئی بار یہ تقاضا ظاہر کر چکا ہے کہ ہماری مغصوبہ نوآبادیاں واپس کر دی جائیں۔ جیسے ہم نے اہلحدیث مورخہ ۹۔ دسمبر میں اپنا خیال ظاہر کیا تھا کہ وہ اس میں کامیابی کے بعد اور بھی بہت کچھ طلب کریگا۔ اس کی تازہ تقریر ملاحظہ ہو:-

"ہم جرمنی کو اس قدر مضبوط بنانا چاہتے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت اُسے کچل نہ سکے۔ نوآبادیات کی واپسی کے لئے ہمارا مطالبہ بالکل جائز ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے شاید ہمیں طاقت کا استعمال کرنا پڑے۔"

(ملاپ لاہور ۱۹۔ دسمبر ۱۹۳۸ء)

ادھر گورنمنٹ برطانیہ کے وزیر خارجہ نے اعلان کر دیا ہے کہ مغصوبہ نوآبادیاں واپس نہیں دی جائیں گی۔ اس تقاضا اور انکار کا نتیجہ ضرور کچھ نکل کر رہے گا ہم کوتاہ اندیشوں کی فہم کے مطابق چاہئے تھا کہ حکومت برطانیہ ابتدا ہی میں ہر ہٹلر کا منہ بند کر دیتی۔ یعنی چیکوسلواکیہ کی ایک انچ زمین بھی اس کو نہ دیتی۔ ایک دفعہ اس کا منہ کھول دیا اب اس کو بند کرنا مشکل ہو رہا ہے

گورنمنٹ برطانیہ کے مخالف رائے اصحاب چیخ و پکار کر رہے ہیں کہ یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا ہے کہ برطانیہ اس وقت جنگی سامان کی حیثیت سے جنگ کے لئے طیار نہیں ہے۔ اس امر کی حقیقت خدا جانے کہ یہ مشالحہ سامان جنگ کی کمی ہے یا کوئی اور مصلحت۔ ہاں ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اگر سامان جنگ کی قلت التوا کا باعث ہے تو چونکہ دشمن کو بھی اس کا علم ہوگا اس لئے وہ زیادہ دلیر ہو کر اپنا مطالبہ پیش کریگا۔ جس کا نتیجہ وہی ہوگا جو زبردست اور کمزور کا ہوا کرتا ہے۔

قرآن مجید میں اس قسم کے مخالفات میں مسلمانوں کو یکمشت ہدایت دی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ۔ (پ۱۰-ع۴)

(مسلمانو! دشمنوں کے مقابلے کے لئے مقدور بھر طیاری رکھا کرو)

حکومت برطانیہ گو قرآن مجید پر ایمان نہیں رکھتی نہ اسکی تعلیم پاک سے واقف ہے مگر چونکہ قرآن کی تعلیم فطری ہے۔ اس لئے اس کے منکر بھی اس کی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے مجبول و مجبور ہیں۔ چنانچہ برطانیہ کے وزیر خارجہ نے برطانوی پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ

"آج ہم جنگ کی طیاری پر دو ارب پونڈ سالانہ خرچ کر رہے ہیں۔" (مدینہ ۱۳ دسمبر)

یہ اتنی زبردست طیاری کیوں ہو رہی ہے؟ ہم سے پوچھو تو ہم یہی کہیں گے کہ قرآن مجید کی تعلیم پر عمل ہے جس کا اظہار برطانوی وزیر خارجہ نے ان لفظوں میں کیا ہے کہ:-

اگر جنگ چھڑ جائے تو ہم اس سامان کو
اس حکومت کے خلاف استعمال کرینگے
جو حملہ کرے گی!

یہ مقولہ سیاستدانوں کے نزدیک اعلان جنگ نہیں مگر قبول اعلان ضرور ہے۔ اس مضمون کو شیخ سعدی نے اس شعر میں ادا کیا ہے ؎

اگر صلح خواہی نہ خواہیم جنگ
اگر جنگ خواہی نہ باشد درنگ

پنجاب میں مالٹوں کی درجہ بندی

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

درجہ بندی کرنے کے بعد پھلوں کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اور پھل کو براہ راست منڈی میں فروخت کرنے کی ترغیب دلانے کے لئے تجربہ کے طور پر مالٹوں کی درجہ بندی کی غرض سے ایک گریڈنگ سٹیشن چک نمبر ۵۹ گ ب ضلع لائل پور میں محکمہ زراعت پنجاب کے مارکیٹنگ سیکشن کے زیر نگرانی قائم کیا گیا ہے۔ مالٹوں کی درجہ بندی کا کام ۹۔ نومبر ۱۹۳۸ء سے شروع کیا گیا اور ۲۴ فروری تک جاری رہے گا

درجہ بندی کئے جانے کے بعد مالٹے پنجاب اور اس کے باہر کے علاقوں میں ایگمارک کی مہر کے ساتھ فروخت ہونگے۔ فروخت کا انتظام بڑے بڑے شہروں میں دیانتدار آڑھتیوں کی معرفت کیا گیا ہے۔ مالٹوں کی درجہ بندی مشین کے ذریعہ ہوا کریگی اور بعد ازاں پھل لکڑی کے مقررہ جسامت کے بکسوں میں نہایت موزوں طریقہ سے بند کئے جائینگے فی الحال پھلوں کی فروخت کا بندوبست معتبر آڑھتیوں کی معرفت راولپنڈی، امرتسر۔ لاہور۔ حیدرآباد سندھ۔ سکھر اور کراچی کی منڈیوں میں کیا گیا ہے اگر ایسے پھلوں کی مانگ زیادہ ہوئی تو اور منڈیوں میں بھی ایسا انتظام کیا جائیگا۔

خانگی ضروریات کے لئے چھوٹے سائز کے بکس جن میں تقریباً پچاس عدد مالٹے آسکتے ہیں۔ خریدے جاسکتے ہیں۔ جو خریدار باغ والوں سے براہ راست خریدنا چاہیں وہ منیجر جینتی گارڈن چک نمبر ۵۹ گ ب براستہ گوجرہ ضلع لائل پور کے ساتھ خط و کتابت کریں

یہ پنڈ چندرہ روپے کا ہوتا ہے۔

نامہ نگار حضرات مضمون تحریر کرنے وقت ایک کاغذ پر صرف ایک ہی مضمون تحریر کیا کریں اور بوقت تحریر بین السطور اور دائیں بائیں حاشیہ ضرور چھوڑا کریں۔ تاکہ بوقت تصحیح دقت نہ ہو۔ نیز مضمون کی سرخی لکھ کر اپنا نام و مقام اس کے نیچے ہی لکھ دیا کریں۔ دوسرے مضمون کے لئے علیحدہ کاغذ ہونا چاہئے۔

رسالہ شمع توحید ختم ہو چکا ہے مگر بعض احباب پھر بھی طلب کر لیتے ہیں۔ اسلئے مکرر اطلاع شائع کیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب شمع توحید طلب نہ کریں۔

"نور توحید" بھی ختم ہو رہا ہے جن احباب نے ابھی تک مطالبہ نہیں کیا وہ جوابی کارڈ بھیجکر طلب کرلیں۔ ورنہ بعد ختم

شمالی ہندوستان

یہ کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:-

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عنہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	۱۲
زاد المعاد ابن قیم سفید	۶	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	۱۲
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	۱۲	نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا	
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصے تیار ہیں		ملا علی مصری	۶
قیمت فی حصہ	۳	تفسیر فتح القدیر شوکانی	

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

(مصدقہ ...)

یہ اس قدر مقبول ہونے کی ... کرتا ہے۔ آنکھوں میں ... بے پرواہ کرتا ہے۔ ... ہے۔ قیمت ایک تولہ ...

پتہ منیجر ...

ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور و معروف اسپیشلی عطر ہزارہ و عطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ ... اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے۔

فہرست مفت طلب فرمائیے

پتہ:- فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم تاجران عطر۔ قنوج۔ یوپی

(۱۵۶)

خمیرہ بادام طیوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے ... مردمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام، سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب و خوفزدہ رہنا۔ معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا کمزوری نسیان وغیرہ کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ ... تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچ ... بذمہ خریدار

لاہور برانچ ناظم دواخانہ پنجاب ...

مینیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

مطبوعات الہلال بک ایجنسی

(مفصل فہرست مفت طلب کریں)

۱۔ اسوۂ حسنہ بلا جلد ۶؍ مجلد ۸؍		۱۲۔ ایلاء و تخییر	۸؍
۲۔ کتاب الوسیلہ ۶؍	۸؍	۱۳۔ الحرب فی القرآن	۱۰؍
۳۔ اصحاب صفہ	۱۲؍	۱۴۔ حقیقۃ الصلوٰۃ	۴؍
۴۔ العروۃ الوثقیٰ	۶؍	۱۵۔ اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان	۴؍
۵۔ اسلامی تصوف	۸؍	۱۶۔ افسانہ ہجر و وصال	۴؍
۶۔ تفسیر المعوذتین	۵؍	۱۷۔ الدین یسر	۴؍
۷۔ تفسیر آیت کریمہ	۱۲؍	۱۸۔ مبحث سعادت و مسئلہ ...	
۸۔ تفسیر سورہ کوثر	۴؍	۱۹۔ لاالٰہ پڑھنے پر ...	۴؍
۹۔ فتویٰ شرک شکن	۶؍	۲۰۔ الّمرا اسلام	۱۲؍
۱۰۔ ولی اللہ	۵؍	۲۱۔ خلافت الامۃ	۵؍
۱۱۔ نجد و حجاز	۴؍	۲۲۔ سیرت امام ابن تیمیہ	۹؍

فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

طلائے اعظم

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں ہرج نہیں

قیمت ۲؍ محصول ڈاک ۸؍

المشتہر:- حکیم ... (رجسٹرڈ) پٹیالہ

کشف الملہم یعنی مقدمہ صحیح مسلم

کا اردو ترجمہ جو اردو خوان ناظرین کے لئے بے حد مفید اور دلچسپ ہے ضرور منگوائیں۔ کاغذ کتابت و طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۶؍ محصول ڈاک علیحدہ

منگوانے کا پتہ:- منیجر ... امرتسر

المرقات فی احکام الصلوٰۃ

جس میں نماز کی تمام مسائل و دعائیں مع ترجمہ تحریر کی گئی ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶؍ ...

ملنے کا پتہ:- منیجر ... امرتسر

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ... محصول ڈاک ... نمونہ ...

پتہ:- منیجر اکسیر ہاضمہ ...

مومیائی اصلی

بمصدق بمعانی اہل حدیث دہزار ہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ کھانسی۔ سینہ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے وہ چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصا کے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک عمر آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ... مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بیرونجات والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب حافظ رمضان صاحب بمبئی :- اس سے قبل میں نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی۔ بحمد اللہ میں نے اسکو قابل تعریف پایا۔ اسی وجہ سے اب دوبارہ آپ کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ تین چھٹانک مومیائی بذریعہ وی پی بھیجدیں۔ (۲۳۔ اکتوبر ...)

جناب منشی محمد زبیر علی صاحب خداوند پور :- قبل اس کے چار پانچ دفعہ ہم آپ کے پاس سے مومیائی منگا چکے ہیں۔ ہم کو بہت فائدہ ملا۔ اس لئے پھر ... چھٹانک مومیائی ارسال فرمائیں۔ (... ستمبر ...)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان

...شرزدی مومیائی ایجنسی امرتسر

بہترین موقع

ہندوستان کے حاجی

اب

آرام سے سفر کر سکتے ہیں

کیونکہ

مغل لائن کے جہازات

"المدینہ" اور "الہند"

نہائت تیز رفتار اور آرام دہ ہیں

آپ پہلی فرصت میں ان جہازوں میں اپنی جگہ مخصوص کرا لیجئے

جہازوں کی روانگی کی تاریخیں

المدینہ ۳۰ شوال مطابق ۲۳ دسمبر بمبئی سے براہ راست

الہند ۱۵ ذیقعد مطابق ۷ جنوری کراچی سے براہ راست

المدینہ ۲۲ ذیقعد مطابق ۱۴ جنوری کراچی سے براہ راست

مزید معلومات کیلئے ذیل کے پتہ پر لکھو:-

مغل لائن سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ

بمبئی - کراچی - کلکتہ

شائقین و تجار کو خوشخبری

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور صندلی عطریات عطر محمدی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ شاہجہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ ... ۔ للعہ۔ ... روغن کیوڑا فی شیشی ... خوشبو دار ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپاری نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

منشی اشرف علی محمد علی تاجر عطر۔ حنا فیکٹری۔ قنوج یو پی

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزار ہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونیوالی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ فی شیشی عمر

(منگوانے کا پتہ)

کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم ... امرتسر

کتب خانہ شائعہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوا کر ملاحظہ کریں

تراجم علمائے حدیث ہند (چھپ گئی)

مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی توثیق

"مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ ۲۹ جولائی ۱۹۳۸ء میں مولوی ابویحییٰ امام خان صاحب نوشہروی کی کتاب تراجم علمائے حدیث ہند پیش ہوئی۔ کانفرنس اس کتاب کی توثیق کرتی ہے۔ اور لائق مصنف نے جس محنت سے اسے مرتب کیا ہے اس پر اظہار مسرت کرتی ہے۔ اور مجلس شوریٰ جماعت اہل حدیث سے استدعا کرتی ہے کہ اس کتاب کی اشاعت پر توجہ فرما کر مصنف کی قدردانی کا ثبوت دے۔"

صفحات ۴۲۵۔ قیمت ۳/۔ محصول ڈاک ۷/۔ مگر یکمشت ۵ نسخہ کی خریداری پر محصول ڈاک قطعاً ساقط۔

مرسلہ عبدالحی۔ پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ عطاء اللہ صاحب قریشی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سب جج بہادر باختیارات خفیفہ بٹالہ

دعویٰ دیوانی ۸۰۹ ۱۹۳۸ء

لالہ روڑا مل ولد لالہ نوشی رام قوم مہاجن سکنہ جبتڑ تحصیل ناردوال۔

بنام کرم الٰہی ولد ناؤں قوم تیلی ساکن شاہ پور رجاجن تحصیل بٹالہ

دعوےٰ ۱۰۷/- روپیہ بروئے تمسک

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی کرم الٰہی مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۲۹ ۱۹ کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۱۹ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم مہر عدالت

عجیب الاثر فلیوما۔ امساک

...

معجون ... کی تعریف

تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۱/۔

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز، روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت ۲/۔

اسلام کی تیسری کتاب۔ (مع فرہنگ) خرید وفروخت۔ تجارت و زراعت شراکت، وقف نذر۔ قصاص۔ دیت فرائض وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳/۔

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید وفروخت۔ تجارت و زراعت۔ شراکت وقف نذر۔ قصاص۔ دیت فرائض وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳/۔

اسلام کی پانچویں کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین صحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۶/۔

(۱۵۹) **اسلام کی چھٹی کتاب** قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب وروز کے وظائف اور اذکار درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶/۔

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص۔ اتباع سنت۔ تعلیم دین۔ تنظیم۔ علماء کی بے ادبی کا بیان ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۷/۔

اسلام کی آٹھویں کتاب جہاد۔ طعام۔ لباس۔ حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا ذکر ہے۔ قیمت ۶/۔

اسلام کی نویں کتاب اس میں نیک صحبت۔ زہد۔ وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ اور عذاب قبر اللہ کے ڈر۔ توکل، صبر اور تقویٰ کا بیان ہے۔ قیمت ۸/۔

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدمؑ سے لے کر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور بنو امیہ وامام حسنؓ وامام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات۔ قیمت ۱۲/۔

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلام۔ توحید۔ ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت وعظمت انبیاء علیہم السلام۔ ثبوت قیامت۔ رد تناسخ اور ... انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت ...

اسلام کی بارھویں کتاب

اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث پانی کے پاک ہونے۔ اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعمال کرنے میں۔ بول، منی، مذی وغیرہ احکام طہارت کی پاکیزگی کا استنجا۔ وضو، جنبی اور حائضہ۔ جمعہ۔ میت اور استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ قیمت عہ

اسلام کی تیرھویں کتاب

کشتی پر اور یہود و نصاریٰ کے عبادتخانوں میں، نماز پڑھنے کے طریق، مسجد کے آداب، قبلہ کے احکام۔ صفوں کی درستی۔ قرأت فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل۔ رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات کے بقیہ مسائل درج کئے گئے ہیں۔ ... قیمت عہ

اسلام کی چودھویں کتاب

مسافر، سوار کی نماز۔ اور سفر و حضر کی حد، تعیین۔ ایام ابر اور بارش کے دن میں نماز کا حکم۔ ... غسل ... کے احکام۔ خطبہ و چاند کے احکام۔ سوگ، ماتم

اسلامی توحید

مولانا عبد السلام صاحب بستوی علاوہ دہلی جس میں تعزیہ پرستی۔ سلطانا پیٹنا علم نکالنا۔ اور جو جو بدعات ماہ محرم میں مروج ہیں ان کی عقلی و نقلی طور پر تردید کر دی گئی ہے اور بدلائل ثابت کیا ہے کہ ان رسوم کی اصل شیعہ مذہب میں بھی نہیں۔ ۱ہ

شہادت حسین رضی

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت عظمیٰ کے صحیح حالات اور وجوہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو آپ "شہادت حسینؓ" کا مطالعہ کریں۔ قیمت ۳ہ

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب اس کتاب میں آپ نے ویدوں سے ہی بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید ہرگز ہرگز الہامی نہیں۔ نیز ویدک تعلیم پر بھی مفصل ... سیکڑوں ویدک منتروں کو ... درج کرکے ویدک تعلیم کو اخلاق کے خلاف ثابت کیا ہے۔ آریہ سماج نے آج تک اس کی تردید نہیں کی۔ اصل قیمت عہ رعایتی قیمت ۱۰ر لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلیٰ۔

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو، انگریزی، ہندی، گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، اعلیٰ، نفیس، خوشنما۔ رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت وغیرہ طے کریں۔ المشتہر:۔ مینیجر پریس مذکور

... زیارت قبور، میت کے ایصال ثواب اور زکوٰۃ کے احکام و مصارف درج ہیں۔ قیمت عہ

آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلویؒ۔ جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر بحث۔ ان کے عقائد۔ اعمال وغیرہ ہر بات پر ... طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی میں تھی مگر ... اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ قیمت تین روپے

... عقائد شیعہ کا اردو ترجمہ۔ اس کتاب میں ... عقائد کی قرآن و حدیث سے تردید کی ہے۔ طرز بیان نہایت دلکش ہے ... قیمت صرف عہ

نور ... ی

مصنفہ مولانا ... صاحب ... اس کتاب میں قرآن مجید احادیث نبویہ۔ اقوال صحابہ، تابعین، محدثین، ائمہ، فقہا اور صوفیا سے قوالی اور راگ باجوں اور مزامیر کی مفصل تردید کی گئی ہے۔ قوالی ... کے تمام دلیلوں کا رد کیا ہے۔ کاغذ، کتابت ... قیمت

مائۃ ثنائیہ

جس میں ... سو احادیث ... صلی اللہ علیہ وسلم مع اردو ترجمہ شائع کی گئی ہیں تبلیغی انجمنوں کو ضرور تقسیم کرنا چاہئے۔ مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب قیمت ۳ہ

منگوانے کا پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)